

قرآن، حدیث اور اسلام

از راشد خلیفہ، پی۔ ایچ۔ ڈی



Table of Contents

تعارف

خدا کے رسول کی اطاعت کے بغیر نجات نہیں

خدا کے پیغامات کی فراہمی کرتے ہوئے، رسول اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے

محمد کی نانندگی صرف قرآن کی طرف سے ہوئی

ایک خدا - ایک ذریعہ

قرآن: ایک غیر معمولی کتاب

حدیث و سنت = 100 فیصد قیاس آرائی

محمد کو معبود بنانا

محمد کو شریک بنانا

مبی کابس ایک ہی مقصد: قرآن کی توحیل

ان کا پیرمبدہ سوال

اسلام کے تمام طور طریقے (نماز، زکات، روزہ، حج) ابراہیم کے ذریعے ہم تک پہنچے

قرآن پر یقین ناکر نے کا نتیجہ

بدیث و سنت کی اہمیت "

ٹھوس ثبوت

قرآن: واحد ذریعہ رہنمائی (6: 19)

فحش کی گارنٹی

احدیث قرآن سے انحراف کا سبب بنی

عذاب عظیم

تعارف

قرآن مجید کے کمپیوٹرائزڈ تحقیق کے 12 سال سے زائد عرصے کے بعد، ایک ٹھوس ثبوت نے ثابت کیا کہ قرآن واقعی بلا شک و شبہ خدا کا ہی لفظ ہے۔ یہ دریافت دنیا بھر میں مسلمان عوام کے درمیان بہت مقبول ہوئی اور اس کام کی تفصیلی اشاعت کی گئی اور لاکھوں افراد میں تقسیم ہوئی۔ میری ذاتی مقبولیت بھی اس بے انتہا دلچسپ دریافت کی وجہ سے ہی ایک دم ہوئی۔

مسئل تحقیقات کے نتیجے میں ایک نہایت حیران کن حقیقت کا انکشاف ہوا، کہ انتہائی مقبول "حدیث اور سنت" کا نبی محمد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس کی تعمیل کرنا خدا اور اس کے آخری نبی (6:112 اور 25:31) کے نام کو بدنام کرنا اور ان کی نافرمانی کرنا ہے۔

اس تحقیق سے یہ بات عیاں ہوئی کہ حقیقت میں تو یہ مسلمانوں کی اکثریت کے عقیدے سے متفق نہیں ہے۔ اس کے نتیجے میں، میری ذاتی مقبولیت، اور یہاں تک کہ قرآن کے معجزے کی مقبولیت میری زندگی اور شہرت کو ایک شدید خطرے کے مقام پہ لے آئی۔ چنانچہ، مسلمانوں کو اس بات سے آگاہ کرنا کہ "حدیث و سنت" شیطان کی بنائے ہوئی بدعتیں ہیں، یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے عیسائیوں سے یہ کہا کہ عیسیٰ خدا نہیں ہے۔

حدیث و سنت کی شناخت کے بعد سے شیطان کی بدعتیں اس ٹھوس ثبوت کی طرف سے رد کی جاتی ہیں، تمام فریقین جو بلا تعجب "سوچتے ہیں، وہ لوگ اس کتاب میں درج کردہ نتائج کو قبول کریں گے۔ ایسے لوگوں کے لیے، ان نتائج میں اپنی نجات کے لیے مکمل طور پر مایا شعور اور بیداری ہے، اور یہ کہ مسلمان اکثریت شیطان کے منصوبوں کا شکار ہو چکی ہے۔

خدا کے رسول کی اطاعت کے بغیر نجات نہیں

کہ دو (اے محمد)، اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو میری پیروی کرو گے۔ خدا پھر تم سے پیار کرے گا، اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا، خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ کہ دو 'خدا اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر وہ دور ہو جائیں، تو خدا کافروں سے محبت نہیں کرتا۔' (32-31: 3) تم نماز اور زکات کا مشاہدہ کرو اور رسول کی اطاعت کرو، تاکہ تم رحمت حاصل کر سکو۔' (24:56) (جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہے گا۔) (72:23) (چونکہ تمام رسولوں نے ایک ہی پیغام دیا، یعنی، 'تم خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرو گے، ان کی نافرمانی کرنا کفر ہے، اور شرک ہے۔

خدا کے پیغامات کی فراہمی کرتے ہوئے، رسول اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔

میرے جیسا ایک مبی، خداوند، تمہارا خدا، تمہارے لیے، تمہارے اپنے ہی لوگوں میں سے اٹھائے گا، تمہیں اس کو سننا ہی ہو گا۔) "موسیٰ کی تعلیم میں 18:15" (میں ان کے لیے ان کے اپنے ہی بھائیوں میں سے ایک مبی کو اٹھاؤں گا اور اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈالوں گا، وہ سب کو ہتائے گا کہ میں اس کو حکم دیتا ہوں۔ اگر کوئی شخص میرے الفاظ جو وہ میرے نام سے بتا رہا ہے، نہیں سنے گا، اس بات کی جواب طلبی میں اس سے خود کروں گا۔) "ڈیوٹورانی 18: 18-19" (کیا تم اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ وہ الفاظ جو میں آپ سے کہتا ہوں۔ میں اپنے سے بنا کر نہیں کہتا، لیکن وہ باپ جو میرے اندر رہتا ہے، وہ خود ہی اپنے کام کرتا ہے۔) (یہی کی انجیل 14:10) (لیکن جب وہ، روح القدس آتا ہے، تو وہ تمہیں سچائی کی راہنمائی دے گا، کیونکہ وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرے گا، لیکن وہ جیسا سنتا ہے، وہی بولے گا، اور وہ آپ کو ظاہر کرے گا کہ کیا آنے والا ہے۔) (یہی 16:13) "رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔" (قرآن 4:80) (اور وہ) محمد (اپنی طرف سے نہیں بولتا) 53:3 قرآن)

محمد کی نمائندگی صرف قرآن کی طرف سے ہوئی

ہم نے اس کتاب کو سچائی سے تم پر نازل کیا ہے، تمام پچھلے صحیفوں کی تصدیق کرتے ہوئے، اور ان سب پر افضلیت دیتے ہوئے۔ " آپ ان کے درمیان (اس کتاب کے مطابق عدل اور فیصلہ کریں گے جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے، اور ان کی خواہشات پر عمل نہ کریں اگر وہ سچ سے ہٹ جائیں۔ آپ ان کے درمیان ان کے معاملات کا فیصلہ کریں گے) اس کتاب (کے مطابق جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے، ان کی خواہشات پر عمل نہ کریں اور خبردار رہیں کہ ہمیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو اس کتاب سے (دور کر دیں۔ کیا وہ زمانہ جمالت کے قوانین کو ڈھونڈتے ہیں؟ خدا کے علاوہ کون قانون ساز کے طور پر بہتر ہے، ان لوگوں کے لیے جو غلو سے ایمان لائیں ہیں؟) "قرآن 50-48:5 (محمد کو قرآن کے سوا کسی اور ذریعہ سے مذہبی تعلیم دینے سے منع کیا گیا تھا

یہ قرآن (ایک معزز رسول کا فرمان ہے، یہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے، تم شاذو مادر ہی ایمان لاتے ہو، اور ناہی یہ کسی نجومی کی بات ہے، شاذو مادر ہی تم اس سے فلاح پاتے ہو۔ یہ کائنات کے مالک کی طرف سے وحی ہے۔ اگر اس نے کوئی بھی مذہبی تعلیم اس کے علاوہ دی ہوتی) ہمارے حوالے سے (ہم اس کو بری طرح سے سزا دیتے، اور اس پر وحی اتارنا بند کر دیتے) کام سے بر طرف کر دیتے (تم میں سے کوئی بھی اسے ہم سے نا بچا پاتا۔) (یہ استثنائی واضح آیات ہیں سکتا ہیں کہ قرآن کے علاوہ کوئی اور مذہبی تعلیمات دینے سے محمد کو منع کیا گیا تھا۔ عربی متن کی طاقت انگریزی میں مکمل طور پر ترجمہ نہیں کی جاسکتی۔ لیکن ان طاقتور اظہارات میں شک نہیں ہے کہ نبی کا واحد فعل قرآن کی "فراہمی" کرنا تھا، اور قرآن کے سوا کوئی اور تعلیم دینا نہیں تھا۔

محمد کو حکم تھا کہ قرآن سے کبھی انحراف نہ کرے۔ اس سے انحراف کی صورت میں سخت ترین سزا

انہوں نے تمہیں (اے محمد) ہماری آیتوں سے تقریباً ہٹا دیا تھا، وہ چاہتے تھے کہ تم کوئی مبالغہ آمیزی کرو تھی وہ تمہیں اپنا دوست سمجھیں گے۔ اگر ہم نے تمہیں مضبوط نہ کیا ہوتا تو تم نے ان کی طرف تھوڑا سا جھک جانا تھا۔ اگر تم ایسا کر دیتے تو ہم اس زندگی میں تمہارے لیے عذاب دوگنا کر دیتے، اور موت کے بعد بھی کوئی تمہیں ہم سے نا بچا پاتا۔) (ہمارے لیے مثال قائم کرنے کے لیے، نبی (محمد) کو حکم دیا گیا تھا کہ اسلام پر اتاری گئی خدا کی آیتوں پر سختی سے عمل کریں، خاص طور پر 50:48-50 (صفحہ 3) میں جن کی وضاحت قرآن کے طور پر کی گئی ہے۔

قرآن کی طرف سے تھوڑا سا انحراف (اوپر آیت 74 دیکھیں) سخت سزا کا واجب ہے۔

محمد کو حکم تھا کہ صرف قرآن کو فراہم کرو، بلا کسی رد و بدل کے

:اور کبھی کوئی ”من گھڑت“ چھوٹا بناؤ

جب ہماری آیتیں ان کے لیے پڑھائی جاتی ہیں، تو جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں کرتے، ہمیں گے کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اسے تبدیل کرو۔ کہ دو (اے محمد) کہ میں اس کو اپنے ارادے سے تبدیل نہیں کر سکتا۔ میں صرف اس پر عمل کرتا ہوں، جو مجھ پر نازل ہوا۔ میں ڈرتا ہوں اگر میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی، تو ایک خوفناک دن کا عذاب۔۔۔ اس سے بڑھ کر بدترین کون ہے، جو شخص خدا کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے یا اس کی آیتوں کو مسترد کرتا ہے؟ مجرم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود وہ خدا کے سوا انہیں پوجتے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے اور خدا کے درمیان شفاعت کرنے والے ہیں۔۔۔۔ ایسے میشرک ہوتی ہے۔ (18:15-10)

ایک خدا۔ ایک ذریعہ

ہمارے قادر مطلق خالق نے حکم دیا ہے کہ قرآن، اور خاص طور پر قرآن ہی مذہبی تعلیمات کا واحد ذریعہ ہو۔

اس کے علاوہ، ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے ذرائع کو مذہبی رہنمائی کے لیے قبول کرنا، ایسے ہے جیسا کہ خدا کے برابر دوسرے خداؤں کو کھڑا کرنا "بکہ دو (اے محمد)، کس کی گواہی بہتر ہے؟ کو، خدا میرے اور آپ کے درمیان گواہ ہے کہ یہ قرآن مذہبی رہنمائی کے لیے مجھے دیا گیا تھا کہ تمہیں اس کی تبلیغ کروں اور جس جس تک یہ پہنچے۔ مگر تم خدا کے سوا دوسرے معبودوں کو مانتے ہو (قرآن کے سوا دیگر ذرائع کو برقرار رکھ کے) (کہو کہ میں کبھی وہ نہیں کروں گا جو تم کرتے ہو، میں تمہاری شرک کو رد کرتا ہوں۔" 6:19) (یہ عمیق آیت، جو سورت 6 کی آیت [19] ہے، مومنوں کو قرآن کے علاوہ کسی اور ذریعہ کو برقرار رکھنے یا اس کی پیروی کرنے سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے، اور ایسا کرنا خدا کے ساتھ دوسرے خداؤں کو کھڑا کرنے کے برابر ہے۔

ایک خدا / ایک ذریعہ

انتہائی ممکنہ سخت ترین زبان میں، ہمیں حکم دیا جاتا ہے کہ صرف قرآن ہی کو واحد مذہبی ذریعہ ہدایت مانا جائے، مکمل قرآن، اور قرآن کے سوا کچھ نہیں۔

بار بار، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ مزہبی ہدایت کے لیے صرف قرآن ہی کو قائم کیا جائے۔

بار بار، ہمیں اس بات کی یاد دہانی کروائی جاتی ہے کہ قرآن کے علاوہ کسی دوسرے ذریعہ کو ماننا، خدا کے علاوہ کسی دوسرے خدا کو ماننے کے برابر ہے۔

قرآن کی سورہ 17 کی 22 سے 38 تک کی آیتیں کچھ اہم ترین احکامات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان آیتوں کے فوری بعد درج ذیل دکھایا گیا ہے: "یہ کچھ حکمت تم پر (اس قرآن میں) نازل ہوئی ہے، اور تم خدا کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو برابر مت کھڑا کرنا (قرآن کے سوا کسی دوسرے ذریعہ کی پیروی کرنے سے)۔ (ورنہ، تمہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا، ملزم کے طور پر، اور ذلیل کر کے۔" (17:39)

ان تمام انتہائی سخت اور واضح احکامات کے باوجود، حدیث و سنت کے پیروکار واحد قرآن کو برقرار رکھنے میں ناکام کیوں؟ صفحہ 9 پر جواب ملاحظہ کریں۔

قرآن: ایک غیر معمولی کتاب

واضح احکامات کے باوجود، حدیث و سنت کے پیروکار کیونکر صرف قرآن کی اطاعت کو برقرار رکھنے میں ناکام کیوں ہوتے ہیں؟

جواب اسی سورہ میں دکھایا گیا ہے، جہاں احکامات صفحہ 8 کے مطابق سورہ 17 آیات نمبر 45-46 ہیں یہ بتاتے ہیں کہ جو لوگ خدا اور ان کے احکامات پر ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں اور صرف قرآن کی اطاعت کو برقرار نہیں رکھتے، وہ قرآن سے جان بوجھ کر دور ہوتے ہیں۔ معرکہ ذیل ان دو اہم آیات میں دکھایا گیا ہے: "جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو لوگ آخرت میں ایمان نہیں رکھتے ہیں، ایک پوشیدہ پردہ ڈال دیتے ہیں۔ اور ہم ان کے دلوں پر ڈھالیں چڑھا دیتے ہیں اور ان کو ہمہ کر دیتے ہیں، تاکہ وہ قرآن کو سمجھنے سے قاصر رہیں۔ اس کے نتیجے میں جب آپ خدا کی تعلیمات صرف قرآن کے ذریعے قائم کرنے کا کہتے ہیں تو "یہ نفرت سے دور بھاگتے ہیں۔" (17:45-46)

اب اس کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے؟

کیا آپ خدا پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں؟

خدا فرماتا ہے کہ قرآن مکمل، کامل، اور مفصل ہے، اور تم اس کے علاوہ کسی دوسرے ذریعہ کو تلاش نہ کرو: ہم نے اس کتاب سے باہر کچھ بھی نہیں چھوڑا، پھر سب اپنے رب کے سامنے جمع کیئے جائیں گے (انصاف کے لیے)۔ جو لوگ ہماری آیات پر ایمان نہیں لاتے، وہ بہرے اور گونگے ہیں، مکمل اندھیرے میں، خدا جسے چاہے گمراہ کرتا ہے، اور جسے وہ چاہتا ہے اسے صحیح راہ دکھاتا ہے۔ ”(38-39: کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو تلاش کروں، قانون کا ذریعہ بنانے کے لیے، جب کے اس نے اس کتاب کو مکمل تفصیل سے نازل کیا“ (6: تمہارے رب کا کلام سچ اور انصاف میں مکمل ہے۔) (6:115) (خدا پر ایمان نہ لانے کا نتیجہ“ (6:114)

جیسا کہ صفحہ 10 میں دکھایا گیا ہے، خدا فرماتا ہے کہ قرآن مکمل، درست، اور مفصل ہے۔

اس کے حکم واضح اور سخت ہیں کہ آپ نے مذہبی رہنمائی کے لیے قرآن کے علاوہ کوئی اور ذریعہ تعلیم نہیں قائم کرنا (صفحہ 7 اور 8 دیکھیں)۔

اب، آپ کو خدا پر یقین کرنے کے لیے یا اس کے بیانات کو مسترد کرنے کا فیصلہ کرنے کی مکمل آزادی ہے، اور اس کے احکامات کو نظر انداز کرنے کی بھی، بشرطیکہ آپ کو نتائج کو قبول کرنا ہی ہوگا) نہ چاہتے ہوئے بھی)۔

آپ اتفاق کرتے ہیں کہ، بلا شک و شبہ، خدا پر ایمان لانے سے انکار کرنا ایک انتہائی سخت جرم ہے۔ سورہ 7 کی آیت نمبر 40 میں کتنی سنجیدگی سے اس کا اظہار کیا گیا ہے: بے شک، جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لائیں اور ان پر توجہ کرنے کے لیے وہ بہت معکبر ہیں، آسمان کے دروازے ان کے لیے کبھی نہیں کھلیں گے اور نہ ہی وہ کبھی جنت میں داخل ہونگے جب تک کہ اونٹ ایک سوئی کی آنکھ سے نہیں گزر جاتا۔ (7:40) (چنانچہ، ان لوگوں کے لیے مادی طور پر ناممکن ہے کہ یہ جنت میں داخل ہو پائیں گے، جو خدا پر یقین نہیں رکھتے۔

وحی نازل ہونے کے لیے ایک اہم معیار

بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ”حدیث و سنت“ آیات الہی ہیں۔ ظاہر ہے، وہ اس بات سے آگاہ نہیں ہیں کہ وحی کے معیار اس کا مکمل تحفظ ہے۔ چونکہ نبی کے نام سے منسوب حدیث و سنت کو بری طرح مسخ کر کے حقیقت سے انتہائی دور کیا ہے، وہ کبھی بھی وحی کے اس معیار کو پورا نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت یہ ہے کہ حدیث کی وسیع اکثریت من گھڑت جھوٹ ہیں۔

ہم نے آیات اتاری ہیں، اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت بھی کریں گے۔" (9: 15) (بے شک، یہ ایک معزز صحیفہ ہے۔ باطل نہ کبھی " ماضی میں، موجودہ، یا مستقبل میں اس میں نہیں آسکتا؛ یہ وحی سب سے زیادہ دانشمند، اور

سب سے زیادہ تعریف کے قابل کی طرف سے آئی ہے) (41-42: 41)

جب وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حدیث اور سنت الہامات میں تو اس کا معنی واضح طور سے توہین الہی ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ خدا اپنی آیات کو تحفظ دینے پر قادر ہے؟

حدیث و سنت = 100 فیصد قیاس آریبی

اگرچہ خدا اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ قرآن مکمل طور پر تفصیل سے ہے، اور صرف یہی ایک واحد ذریعہ ہونا چاہیے، مسلمانوں کی اکثریت حدیث و سنت کے نام سے جاننے والی قیاس آریبیوں کی پیروی کرنے میں غرق ہے۔

جبکہ قرآن کی طرف سے ٹھوس دلائل کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا جاتا ہے کہ یہ خدا کا مستند اور تبدیل کے بغیر لفظ ہے (کتاب ملاحظہ کریں، "قرآن: معجزے کی بصری کی پیشکش")، حدیث اور سنت کو متفقہ طور پر قیاس آریبی کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔

کیا میں خدا کے علاوہ کسی اور کے قانون کو تلاش کروں، جبکہ اس نے اس کتاب کو مکمل تفصیل سے نازل کیا ہے؟ تمہارے رب کا کلام "سچائی اور انصاف میں مکمل ہے۔ اس کے الفاظ کو کوئی منسوخ نہیں کرے گا، وہ سننے والا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ پھر بھی، اگر تم لوگوں کی اکثریت کی اطاعت کرتے ہو، تو وہ تمہیں خدا کے راستے سے دور لے جائیں گے۔ اس لیے کہ وہ قیاس آریبی کی پیروی کرتے ہیں، اور وہ سوچنے میں ناکام ہوتے ہیں (116-114: 6) (وہ قیاس آریبی کو ماننے پر اصرار کرتے ہیں، "جب ان کو ان کے رب کی طرف سے ہدایت دی جاتی ہے۔" (53:23) (رسول کی اطاعت کرنا مشروط ہے

رسول کی اطاعت اسی وقت تک مطلق ہے جہاں تک کہ قرآنی آیات کا تعلق ہے۔

رسول کی اطاعت قرآن کو برقرار رکھنے میں ہے، پورا قرآن، اور قرآن کے سوا کچھ نہیں۔

اطاعت رسول صرف اس بات پر مشروط ہے کہ رسول کا ذریعہ صرف خدا ہو، ناکہ رسول جو کہ ایک انسان سے بڑھ کے کچھ نہیں، غلطیوں کا نشانہ ہے۔

بیبیا کہ معرہ ذیل آیت میں دکھایا گیا ہے، ایک شخص کے طور پر رسول کی اطاعت صرف اس وقت ہی ہو سکتی ہے اگر وہ صحیح ہے :
 اے نبی، اگر مومن عورتیں آپ کے پاس آتی ہیں اور وعدہ کرتی ہیں کہ وہ خدا کے سوا کسی اور کی پوجا نہیں کریں گی اور نا ہی پوری، اور نہ زنا،
 نا اپنے بچوں کا قتل، نا کوئی باطل کریں، اور نہ ہی آپ کے صحیح احکامات کی نافرمانی کریں گی، آپ ان کے عہد کو قبول کریں، اور خدا سے دعا
 کریں کہ وہ انہیں معاف کر دیں۔ (60:12) (چنانچہ، یہ شرط صاف عیاں ہے کہ محمد جو کہ انسان ہے، برعکس اس محمد کے جو رسول ہے، کی
 صرف تبھی اطاعت ہو سکتی ہے اگر وہ صحیح بات کرے۔

رسول کی اطاعت کرنا مشروط ہے

قرآن اس بات پر زور دیتا ہے کہ اطاعت تبھی مطلق ہے، جب ذریعہ خدا ہے، جبکہ رسول کی ذاتی رائے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے،
 اس کے اپنے لیے اور ریا ان کے لیے بھی جو اس کی ذاتی رائے کی پیروی کریں گے۔

جو بھی اچھائی تمہارے ساتھ (اے محمد) ہوتی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور اگر پر کچھ برا ہوتا ہے، تو وہ تمہاری وجہ سے ہے۔ ہم نے تمہیں لوگوں کے لیے ایک رسول کے طور پر بھیجا ہے، اور خدا اس کی گواہی دینے کے لیے کافی ہے۔ جو بھی رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ اور وہ جو اس سے منہ موڑتے ہیں، ہم نے آپ کو ان کا سر پرست چاکر نہیں بھیجا۔ (4:79-80) (چنانچہ، محمد کی ذاتی رائے خراب ہو سکتی ہے یا خرابی کا باعث بن سکتی ہے۔ دوسری طرف، محمد جو رسول ہے وہ خدا کے الفاظ کو پڑھیں گے، یعنی کہ جو قرآن ہے، اور لازم ہے احکامات کی اطاعت کرنا۔ کیونکہ جو کوئی رسول کی اطاعت کرتا ہے، وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے، اور ہم پر خدا کے احکامات کی اطاعت فرض ہے، نہ کہ انسان کے احکامات۔

رسول کی اطاعت کرنا مشروط ہے

قرآن میں ہمیں بہت سی مثالیں دی گئی ہیں کہ ہمیں ان باتوں کی ہر صورت میں اطاعت کرنا چاہیے جو محمد نے بطور خدا کے رسول کے کہیں، اور ضروری نہیں کہ وہ جو اس نے بحیثیت ایک انسان کے کہیں تھیں۔ ایک رسول کے طور پر، انہوں نے قرآن، اور قرآن کے سوا کچھ نہیں کہیں۔

اس کے علاوہ، قرآن یہ علم دیتا ہے کہ محمد نے بطور ایک انسان کے اصل میں سنگین غلطیاں کی۔ لہذا، درج ذیل آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے ایک قانون قائم کرنے کی خواہش کی تھی جس میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ جدا ایک

قانون قائم کرنا چاہتے تھے جس میں ایک آدمی اپنے اپنے بیٹے کی طلاق شدہ بیوی سے شادی کر سکتا ہے۔ محمد کو ہمارے لیے مثال قائم کرنا تھی۔ تاہم، یہ عرب کے روایات کے برعکس تھا، اور اصل میں نبی نے "خدا کے خوف کی بجائے لوگوں کا خوف کیا۔"

تم نے اس سے کہا جس پر خدا کی اور تمہاری برکت تھی، "اپنی بیوی کو طلاق نہ دو اور خدا کا مشاہدہ کرو۔" اس طرح تم نے اپنے اندر اس کو چھپا دیا جس کا خدا اعلان کرنا چاہتا تھا، اور تم لوگوں سے ڈر گئے جب کہ تمہیں صرف خدا کا خوف ہونا چاہیے تھا۔ پھر، جب زید (محمد کا پالا ہوا بیٹا) نے آڑ میں اسے طلاق دی تو ہم نے اس سے تمہاری شادی ہونے دی۔ یہ اس بات کو دکھانے کے لیے کیا گیا کہ مومن مردوں کو اپنے پالے ہوئے بیٹوں کی طلاق شدہ بیویوں سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔ خدا کے احکامات کا اطلاق ہونا ہو گا۔" رسول کی اطاعت کرنا مشروط ہے (33:37)

ایک مکمل سورت اس حقیقت کی وضاحت کرتی ہے کہ ہمیں محمد کے بیانات کی اطاعت صرف ان کے قرآنی الفاظ پہ کرنا ہے، اور نہ کہ ان کے ذاتی الفاظ یا ذاتی رویے کی۔ یہ مذہبی رہنمائی کے نام نہاد چائیو ذرائع "حدیث" اور نام نہاد "سنت" کے قولہ کو خارج کرتا ہے۔

سورت کا نام دیا گیا "عباسہ" = "اس نی تیوری چڑھائی" اور اس واقعے کا بیان کیا جاتا ہے جہاں محمد نے غریب اندھے آدمی کو نظر انداز کیا، اور ایک امیر آدمی کو اپنی پوری توجہ دی "اس" (محمد نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا، جب نابینا آدمی اس کے پاس آیا۔ تمہیں کیا معلوم کہ اس کو نجات مل جاتی؟ یا وہ تمہارے پر توجہ دیتا اور اس توجہ سے فائدہ اٹھاتا۔ وہ جو کہ امیر تھا، اسے تم (محمد نے اپنی توجہ دی۔ اگرچہ تم اس کی نجات کی ضمانت نہیں دے سکتے۔ لیکن وہ جو نجات کی تلاش میں تمہارے پاس آیا، اور خلوص اور احترام کے ساتھ، تم نے اس کو نظر انداز کیا۔ بے شک، یہ ایک یاد دہانی ہے، جو یاد رکھنا چاہتے ہیں؟" (80: 1-12)

محمد کو معبود بنانا

خدا کے بار بار اس دعوے کو دہرانے کے کہ قرآن مکمل، اور کامل ہے، اور مذہبی رہنمائی کا یہی واحد ذریعہ ہو گا، اور حدیث و سنت کے نام سے جاننے والی قیاس آرائیوں، نبی محمد کی مرضی کے خلاف انکی توہین کو تشکیل دیتی ہیں۔

کہ دو) "اے محمد، اگر سمندر میرے رب کے الفاظ کے لئے سیاہی ہوتے، تو یہ سمندر کم پڑ جاتے اس سے پہلے کہ میرے رب کے الفاظ کم ہوں، یہاں تک کہ اگر ہم نے دوبارہ سیاہی فراہم کرتے۔ (کہ دو) "اے محمد (کہ میں تمہارے جیسے انسانوں سے بڑھ کر نہیں ہوں۔ یہ محمد پر نازل ہوا ہے کہ تمہارا خدا صرف ایک خدا ہے، لہذا، جو کوئی اپنے رب سے ملنے کا منتظر ہے وہ نیکی کی زندگی بسر کرے گا، اور اپنے رب

کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں بنائے گا۔ (110-109: 18) (یہ آیات واضح طور پر ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا کے پاس کسی قسم کے الفاظ کی کمی نہیں ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے ہمیں وہ تمام الفاظ عطا فرمائے ہیں جن کی ہمیں اس قرآن میں ضرورت ہے، تاکہ ہمیں محمد کے الفاظ کی تلاش ناکرنی پڑے اور نا ہی کسی اور کی، اور یہ کہ محمد بھی اور انسانوں کی طرح ایک انسان ہے، اسکو شریک نہیں بنانا چاہیے) آیت کے آخر میں دیکھیں۔)

قرآن: تم محمد کو شریک نہیں بناؤ گے

"قرآن میں صرف دو آیات ایسی ہیں جو اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ محمد "تمہارے ہی جیسے انسان سے بڑھ کر نہیں۔

کیا یہ کوئی اتفاق کی بات ہے کہ دونوں آیات آخر میں شرک کو ممنوع قرار دیتی ہیں؟؟

پچھلے صفحے پر پہلی آیت کو دکھایا گیا ہے، اور دوسری آیت درج ذیل میں دکھائی گئی ہے: "کہ دو) اے محمد (کہ میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں اور کچھ بڑھ کر نہیں ہوں۔ یہ مجھ پر نازل ہوا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ لہذا تم واحد اس (خدا) کا مشابہہ کرو

اور اس کی طلب کرو اور افوس ان پر جو شرک کرتے ہیں۔" (41: 6) (حقیقی مومن اپنے رب کے ان بیانات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن مکمل، کامل، اور مفصل ہے، اور دین کی تعلیم کا واحد ذریعہ ہوگا۔ صرف مشرکوں کو قرآن کے سوا کسی اور ذریعہ کی تلاش ہوگی۔ " حدیث و سنت کی پیروی نبی کو شریک بنانا اس کی مرضی کے خلاف ہے۔

قرآن کا غلط استعمال

خدا اور اس کے فرشتے نبی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اے ایمان والو، تم بھی اس کی حوصلہ افزائی کرو، اور اس کی مکمل حمایت کرو۔" (33: 56) (اس آیت کا قرآن میں اب تک سب سے زیادہ نا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ اس آیت کے شیطانی بگاڑ، جمالت اور شرک کی وجہ سے، لاکھوں مسلمان خدا کی شان کی تسبیح کرنے کی بجائے اور نبی کی رضا کے بناہی کی شان میں تسبیح کرتے ہیں۔

جو لوگ اس مخصوص آیت کی دن رات تعریفیں کرتے ہیں وہ دو اہم حقائق سے واضح طور پر لاعلم ہیں: 1: (لفظ "نبی" = پیغمبر اور جب حوالہ دیا جاتا ہے نبی محمد کا تو اس سے مراد ہمیشہ یہی ہے جب وہ زندہ تھا؛ اس کی موت کے بعد نہیں

اسی سورہ میں، اور اس آئیت کے 13 آیات کے بعد، ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور اس کے فرشتے یہی عزت افزائی تمام (2) مومنین کے لیے کرتے ہیں۔

خدا اور اس کے فرشتے ایمان والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، انہیں اندھیروں سے روشنی میں لانے کے لیے۔ (قرآن کا " غلط استعمال

سورہ 9 کی آئیت 103، "یصلو" اور "یوصلی" الفاظ کا مطلب مزید وضاحت سے کرتی ہے۔ اس آیت میں، ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کو مومنوں کے لیے "یوصلی" کا حکم دیا ہے، جیسا کہ وہ سورت 33 کے 56 آیت میں انہیں اس کے لیے کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(اے محمد (صدقہ کے لیے ان کے پیسے کا ایک حصہ لو، انہیں پاک کرنے کے لیے اور ان کی تقدیس کے لیے، اور ان کی حوصلہ افزائی " کرو) صلی علیہم (آپ کی حوصلہ افزائی سے ان میں ہمت پیدا ہوگی۔ خدا سننے والا ہے، تمام جاننے والا ہے) 9:103۔)

اس طرح، اس اظہار کا صحیح معنی "حوصلہ افزائی" ہے، اور یہ نہیں "کہ دن رات تعریف کی جائے، جیسا کہ قرآن کا ناجائز استعمال کرنا والے نشانہ ہی کرتے ہیں۔

خلاصہ

1۔ خدا اور اس کے فرشتوں مومنوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لانے کے لیے (33:43)۔

2۔ خدا اور اس کے فرشتے نبی کی حوصلہ افزائی ان کی زندگی کے دوران کرتے ہیں کہ ان کو سیدھی راہ پر رکھیں (33:56)۔

3۔ مومنوں سے کہا جاتا ہے کہ نبی کی زندگی میں ان کی حمایت کریں (33:56) اور نبی بھی مومنوں کے لیے ایسا ہی کریں (9:103)۔

قرآن کا غلط استعمال

خدا کے رسول میں، آپ کو ایک اچھی مثال ملتی ہے؛ ان لوگوں کے لیے ایک اچھی مثال ہے جو خدا اور آخرت کی تلاش کر رہے ہیں، اور کثرت سے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ (33:21) (شیطان نے اس آیت کو محمد کو شریک بنانے کے لیے ایک خاص حیثیت کا دعویٰ کرنے کے لیے اور نبی سنت (روایت کی ضرورت کے لیے لوگوں کو قائل کرنے کے لیے استعمال کیا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی محمد ہمارے لیے بہترین مثال ہیں۔ اور ان کی مثال قائم ہوتی ہے قرآن کو برقرار رکھنے سے، اور قرآن کے سوا کچھ نہیں۔

ظاہر ہے، جو لوگ شیطان کے جال میں گر گئے تھے وہ اس حقیقت سے لاعلم ہیں کہ قرآن میں ابراہیم کو بھی انہی الفاظ میں بیان کیا گیا ہے؛ لفظ باللفظ۔

ابراہیم میں اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں، آپ کو ایک اچھی مثال ملتی ہے، ان لوگوں کو جو خدا اور آخرت کی تلاش کر رہے ہیں۔ (60: 4، 6) (کیا خدا کو محمد سے نفرت ہے؟؟؟)

بالکل نہیں۔ لیکن جب آپ وہی بات دہراتے ہیں جو قرآن میں خدا نے محمد کے بارے میں کہی، تو وہ آپ پر محمد سے نفرت کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔

اسی طرح، جب آپ عیسائیوں کو پھاتے ہیں کہ عیسیٰ ایک انسان اور خدا کا رسول ہے، تو وہ آپ پر عیسیٰ سے نفرت کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔

محمد کسی کی رہنمائی نہیں کر سکتے (28:56)

تم (ان کی بھی رہنمائی نہیں کر سکتے جن سے تم پیار کرتے ہو۔ خدا ہی ہے وہ جسے چاہتا ہے اسی کی رہنمائی کرتا ہے، کیونکہ وہی جانتا ہے کہ کون رہنمائی کا مستحق ہے۔) (28:56) (نبی کا واحد مقصد صرف قرآن کو بغیر کسی تبدیلی، اضافہ، کمی، یا وضاحت کے، فراہم کرنا تھا۔

برائے مہربانی صفحہ نمبر 35-29 ملاحظہ فرمائیں۔

محمد سے حقیقی محبت

عیسیٰ سے سچا پیار اسے ایک انسان اور خدا کے رسول کے طور پر تسلیم کرنا ہے۔ عیسائیوں کو یسوع سے اس قدر محبت ہے، حالانکہ وہ قیامت کے دن ان کو دھتکار دے گا۔) (متی 23: 7 اور قرآن: 5:116)۔

محمد سے حقیقی محبت یہ ہے کہ انہیں ایک انسان کے طور پر تسلیم کریں اور ان کی تعلیمات، یعنی کہ قرآن کو قائم کیا جائے، اور قرآن کے سوا کچھ اور نہیں۔ جو حدیث و سنت کی پیروی کرتے ہیں ان کو محمد کے دشمنوں کا نام دیا گیا ہے، اور قیامت کے دن محمد ان کو دھتکار دیں

گے، بیساکہ ہم نیچے دیکھتے ہیں) "فیصلے کے دن (رسول ہمیں گے، میرے پروردگار، میری امت نے اس قرآن کو ویران کر دیا ہے۔" ہم اس طرح ہر نبی کے خلاف مجرموں کو بطور دشمن کے مقرر کر دیتے ہیں۔ آپ کا رب ایک ہدایت کرنے والا اور مددگار کے طور پر کافی ہے۔) (31-30: 25) یہ بات قابل غور ہے کے اوپر والی آئیہیت نمبر 31 اور 112، اور سورہ 6 جو کہ خصوصی طور پر "حدیث" کے معاملے سے ہے "ان میں" لفظ باللفظ "مشابہت ہے۔"

خدا ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، خدا ہی ہے جو تمہارے لیے فراہم کرتا ہے، خدا ہی ہے جو تمہاری زندگی ختم کرتا ہے، خدا ہی ہے جو تمہیں زندہ کرتا ہے۔ خدا ہی ہے جو تمہارا محاسبہ کرنے کے لیے لپکارتا ہے۔ محمد ان چیزوں میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتا (30:40 دیکھیں۔)

محمد مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں جانتے

کہ دو (اے محمد)، میں کوئی نئی چیز نہیں لاتا جو دوسرے رسول سے مختلف ہو۔ مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے کہ میرے ساتھ یا تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے۔ میں تو صرف اس کی تعمیل کرتا ہوں جو کچھ مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ میں ایک واضح طور پر خبردار کرنے والے سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوں۔) (9: 46) "کہ دو (اے محمد)، میں اپنے آپ کو بھی نقصان یا فائدہ پہنچانے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا سوائے خدا کی مرضی کے۔) نہ ہی میں مستقبل کو جانتا ہوں؛ اگر میں مستقبل کو جانتا تو میں اپنے مال و دولت کو بڑھا چکا ہوتا، اور مجھے کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہو پاتا۔ میں انتباہ سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا، اور اس کے ساتھ ہی ایمان لانے والے لوگوں کے لیے خوشخبری بھی دیتا ہوں۔" (7:188)

محمد مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں جانتے

لیکن سیکڑوں "احادیث" ایسی ہیں جو کہ مستقبل کے واقعات کو بیان کرتی ہیں جن کا قرآن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اور ذاتی پیش گوئی کو پیش کرتی ہیں۔

سب سے زیادہ نمایاں "حدیث" ذیل میں دکھائی گئی ہے: "تم میری سنت (روایات) کی پیروی کرو گے، اور ہدایت یافتہ خلفاء (راشیدین) کو سننا جو میرے بعد آئیں گے۔"

یہ غور کرنا چاہیے کہ نبی کی وفات کے 200 سال تک عربی ادب میں اظہار "الخلفاء الراشدين" نہیں تھا۔ یہ ایک جدید اظہار ہے۔ نبی کو یہ کیسے معلوم تھا کہ "خلافت" کیا ہوگی، اور کون ان کا جانشین ہوگا، اور وہ کس طرح جانتے تھے کہ انہیں "الخلفاء الراشدين" کہا جائے گا؟ اظہار "الخلفاء الراشدين" خاص طور پر چار خلفا سے مراد ہے: ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی۔ نبی کے بعد یہ دو صدیوں تک نہیں معلوم تھا۔

شفاعت کی فرضی حکایت

شفاعت شیطان کی سب سے موثر چالوں میں سے ایک ہے، جس سے وہ لوگوں کو نبیوں راور ویوں کو شریک بنانے کا دھوکہ دیتا ہے۔

اگرچہ قرآن بار بار یہ بیان کرتا ہے کہ فیصلے کے دن کوئی شفاعت نہیں ہوگی، مگر "حدیث و سنت" کے ذریعے بہت سے مسلمانوں کو نبی کی مرضی کے خلاف ان کو شریک بنانا اور ان کی شفاعت کا معمول کرنا ہے۔

ہماری دی ہوئی نعمتوں میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے قبل، جہاں کوئی لین دین نہیں، کوئی اربا پروری نہیں، اور کوئی شفاعت نہیں " (ہوگی۔) "2:254" (نبیوں کو صرف خدا کے حکموں کی پیروی کا حکم ہے۔ وہ) خدا (ماضی اور مستقبل کو جانتا ہے۔ وہ کسی کی سفارش نہیں کر سکتے سوائے ان کے جو پہلے سے ہی خدا کی طرف سے محفوظ ہیں۔ نبیوں کو تو خود اپنی قسمت کے بارے میں فکر ہے۔) "21:28)

محمد کو شریک بنانا

شفاعت کی فرضی حکایت

قرآن کے بار بار اس بات کے دہرانے کے باوجود کہ محمد کے پاس کسی کو فائدہ یا نقصان پہنچانے کی کوئی طاقت نہیں ہے (صفحہ اور 30 ملاحظہ کریں)، شیطان بہت سے لوگوں کو شفاعت کا جھانسہ دینے میں کامیاب ہوا ہے۔ شیطان اپنے متاثرین کو یقین دلا چکا ہے کہ! ہے کہ محمد اصل میں ان کو جہنم سے نکال لے گا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا

بہت سے نام نہاد "مسلمانوں" نے شفاعت کا تصور بڑھا کے متعدد ویوں اور ریا اماموں کو بھی اس میں شامل کر چکے ہیں "۔ وہ خدا کے ساتھ ان کو بھی شریک بناتے ہیں جو کوئی ایسی طاقت نہیں رکھتے جو ان کو نقصان یا فائدہ پہنچا سکے، اور کہتے ہیں کہ یہ خدا سے ہماری شفاعت مانگیں گے۔ کہہ دو کہ کیا تم خدا کو ایسی چیز کے بارے میں آگاہ کر رہے ہو جو وہ آسمانوں اور زمین میں نہیں جانتا؟ وہ شان اور عظمت والا ہے، اور اس چیز سے بہت بلند تر کہ کوئی اس کا ساتھی ہو۔" (10:18)

محمد کو شریک بنانا

محمد کی فرضی حکایت بطور سفارش کرنے والے کے

شفاعت کے تصور کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے کچھ شراکت دار ہیں جو لوگوں کی خاطر خدا کے سے انکے لیے سفارش کرتے ہیں۔

لہذا، سفارش شرک ہے، اور جو لوگ اس بات پہ ایمان رکھتے ہیں کہ محمد کسی کی خاطر خدا سے شفاعت مانگے گا، وہ محمد کی مرضی کے خلاف انکو شریک بنا رہے ہیں۔ محمد کی طرف سے شفاعت ایک شیطانی بدعت ہے اور حدیث را اور سنت کے طور پہ جانی جاتی ہے۔

قرآن واضح طور پہ شفاعت کی شناخت بطور شرک کے اور عظیم معیار کا اعلان کرتا ہے؛ جو لوگ شفاعت میں یقین رکھتے ہیں وہ صرف خدا کے بارے میں بات کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے؛ ان کو خدا کے ساتھ ہمیشہ انہیں اپنے بتوں کو بھی شریک کرنا ہوتا ہے۔

کہہ دو، کہ صرف خدا ہی کے بس میں تمام شفاعت ہے۔ اس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے پھر اس کے پاس تم واپس لوٹو" گے۔ جب صرف خدا کی بات کی جاتی ہے تو ان لوگوں کے دل جو آخرت میں ایمان نہیں رکھتے، نفرت سے سکڑنے لگتے ہیں۔ لیکن جب ان کے ساتھ اور بتوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ مطمئن ہو جاتے ہیں۔" (45-44-39)

محمد آپ کا احتساب نہیں کریں گے

تمہارا) اے محمد (مقصد صرف) قرآن (فراہم کرنا ہے، جبکہ وہ ہم میں جو ان کا احتساب کریں گے۔) (13:40)

محمد آپ کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچا سکتے

کہ دو) اے محمد، کہ میں اپنے آپ کو بھی نقصان یا فائدہ پہنچانے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ (10:49) کہ دو) اے محمد، میں " آپ کو نقصان یا فائدہ پہنچانے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا، جب آپ کو ہدایت دیتا ہوں۔ (72:21) (پس نبی آپ کو نجات میں ڈالے گا اور نہ ہی آپ کو جہنم سے نکال سکے گا اور نہ ہی وہ آپ کا اعتبار کرے گا، نہ ہی آپ کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس کا مکمل مقصد صرف قرآن کو پہنچانا، اور قرآن کے علاوہ کچھ اور نہیں۔ اس) محمد (سے محبت کرنا اور اس کا اعزاز صرف اکیلے قرآن کی پیروی کرنا ہے، اور اس سے منسوب من گھڑت باتوں کو مسترد کرنا ہے۔

ہر رسول کا ایک ہی منصب

آپ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے

نہ ہی عیسیٰ، اور نہ ہی محمد چاہتے ہیں کہ ان کی پوجا ہو۔ ان کا واحد کام صرف خدا کی عبادت کی تبلیغ کرنا تھا۔

ہم نے تم سے پہلے ہر پیغمبر کو یہی ہدایت دی تھی کہ تبلیغ کریں کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے؛ تم صرف میری عبادت کرو گے۔ پھر انہوں نے کہا، خدا جو نہایت رحیم ہے نے پیٹے کو جنم دیا ہے۔ اس کی بڑی شان ہے، اور سارے رسول ان کے باعزت خدمتگار سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ وہ اپنے آپ سے کچھ نہیں بولتے۔ وہ صرف اس (خدا) کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ وہ (خدا) ان کا ماضی اور مستقبل کے بارے میں سب جانتا ہے، اور وہ کسی قسم کی شفاعت نہیں کر سکتے، سوائے اس کے جو پہلے ہی خدا کی طرف سے منظور ہے۔ خود رسولوں کو اپنی قسمت کے بارے میں فکر مند ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی بھی خدا کے ساتھ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے تو ہم اسے دوزخ میں سزا دیں گے؛ ہم اس طرح بدکاروں کو سزا دیتے ہیں۔ (29-25:21)

نبی کا بس ایک ہی مقصد: قرآن کی تحویل

بار بار، قرآن "دوہری منہی" پر زور دیتا ہے کہ محمد کا اس کے علاوہ کوئی فعل نہیں، سوائے قرآن کی فراہمی کے۔

آپ کے ذمے کوئی اور منصب نہیں سوائے اسکو (قرآن) پہنچانے کے (42:48) "آپ کا ایک ہی منصب ہے اس (قرآن) کا" پہنچانا، اس کے بعد ہم ان کو بلائیں گے اعتبار کے لیے۔ (13:40) (رسول کا اس کے علاوہ کوئی فعل نہیں سوائے) قرآن (

پہنچانے کے، اور خدا جاننا ہے کہ جو آپ ظاہر کرتے ہیں، اور جو کچھ آپ چھپاتے ہیں۔ کہنیے، اچھائی اور برائی ایک سے نہیں ہوتے، چاہے برائی کی جتنی بھی بہتات ہو جائے۔ لہذا، آپ خدا کا مشاہدہ کریں، اے شخص جو تمہارے پاس ذہانت ہے، تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔" بد قسمتی سے، جو لوگ اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ صرف قرآن ہی ہدایات کا واحد ذریعہ ہے، وہ ان سے تعداد میں (5: 99-100) بہت زیادہ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (35: 16، 82؛ 24: 54؛ 29: 18؛ 36: 17؛ اور 64: 12 بھی دیکھیں)

محمد قرآن کی وضاحت، تشریح یا پیش بینی نہیں کرتے؛ صرف سپردگی اور اس کی تقلید

حدیث و سنت کی وکالت کرنے والے دعویٰ کرتے ہیں کہ حدیث و سنت قرآن کی وضاحت کرنے کے لیے ضروری ہے۔ تاہم، قرآن ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ خدا قرآن کے استاد خود ہیں۔ اور کہ خدا ایمان لانے والوں کے دل میں قرآن ڈال دیں گے، قطع نظر انکی مادری زبان کے۔ اور یہ کہ محمد قرآن کی وضاحت نہیں کریں گے۔ دستاویزات ذیل میں دکھایا گیا ہے "خدا استاد قرآن ہے" (2: 1-55) (یہ غیر عربی یا عربی میں آیا ہے، کہ دیجیے، ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں، یہ ہدایت اور شفا ہے۔ جبکہ کافر اس پر بہرے اور اندھے ہو جائیں گے۔) (41: 44) (قرآن کی پیش بندی کرنے میں اپنی زبان) اے محمد (کو مت بلائیں۔ یہ ہم ہی ہیں جو اسے قرآن کے طور پر مکمل کریں گے۔ جب ہم اسے پڑھیں گے، تب تمہیں اس کی پیروی کرنا ہوگی۔ پھر، ہم ہی ہیں جو اس کی وضاحت کریں گے۔) (16-19: 75)

حدیث اور سنت کی پیروی کرنے والے خود ہی اپنی تعلیمات کو نہیں مانتے

حدیث کی سب سے زیادہ مستند کتابیں، جو کہ مسلم اور ابن حنبل، یہ بیان کرتی ہیں کہ نبی نے حکم دیا تھا کہ کوئی شخص سوائے قرآن کے ان کچھ اصناف میں نہ لکھتا۔

«السابع - النهی عن كتابة غیر القرآن»

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تَكْتُبُوا عَنِّي شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ . مَنْ كَتَبَ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ» (۱۱) .

(احمد ج ۱ ص ۱۷۱ و مسلم)

ابی سعید الخدری - خدا کی ان پر رحمت ہو - فرماتے ہیں کہ خدا کے رسول - خدا ان کے درجات بلند کریں اور ان کی سلامتی ہو۔ نے فرمایا "!!! کہ "میری طرف سے کچھ بھی نہ لکھنا۔ قرآن کریم کے سوا۔ اگر کسی نے کچھ لکھا ہے تو اسے مٹانا ہوگا۔

پس اپنی ہی تعلیمات کے مطابق

وہ نبی کی نافرمانی کرتے ہیں

ناقابل یقین حقیقت : وہ اپنی ہی تعلیمات کی پیروی نہیں کرتے

سب سے زیادہ "مستند" حدیث کے ذرائع کے مطابق، نبی کبھی بھی اپنی اس بات سے نہیں پیچھے ہٹے کہ صرف قرآن کے علاوہ ان کی

طَبَقُ الْمَدِينَةِ كَذَلِكَ
عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : [دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَحَدَّثَهُ حَدِيثًا ، فَأَمَرَ إِنْسَانًا أَنْ يَكْتُبَ .
فَقَالَ زَيْدٌ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ نَكْتُبَ شَيْئًا
مِنْ حَدِيثِهِ ، فَسَحَاهُ] .

(أحمد ج ۱ ص ۱۹۲)

زید ابن ثابت (نبی کے قریب ترین وحی کے مصنف (خلیفہ معاویہ سے ملاقات کے لیے گئے) نبی کی وفات کے 30 سال سے
زیادہ عرصہ کے بعد) اور نبی کے بارے میں ایک کہانی سنا لی۔ معاویہ کو یہ کہانی پسند آئی اور انہوں نے کسی کو یہ لکھنے کے لیے حکم دیا۔
لیکن زید نے کہا، "خدا کے رسول نے ہمیں حکم دیا کہ ہم کبھی بھی ان (نبی کی حدیث نہیں لکھیں گے۔)" ابن حنبل کی اطلاع کے
ذریعہ سے (-)

!! وہ اپنے ہی من گھڑت باتوں کی نافرمانی کرتے ہیں۔

قرآن: کیا ان کے پاس ایک کتاب ہے جہاں وہ جو کچھ چاہیں انہیں میسر ہو؟

جب آپ حدیث و سنت کے پیروکاروں سے محاذ آرائی کرتے ہیں جو پچھلے صفحے پر دکھائی گئی ہے، تو وہ اس حدیث کی موجودگی کو تسلیم
کرتے ہیں۔ وہ اپنی تعلیمات کی پیروی کرنے میں ناکامی کی وضاحت کرتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ اسی طرح "مستند" حدیث موجود ہیں
!! جہاں نبی نے احادیث کی تحریر کا حکم دیا تھا

قرآن نے ایسے لوگوں کو "مجرموں" کے طور پر بیان کیا اور پوچھا: "کیا ان کے پاس ایسی ایک کتاب ہے، جہاں وہ جو کچھ چاہتے ہیں وہ ڈھونڈ
"سکتے ہیں؟"

کیا ہم مسلمانوں کے ساتھ مجرموں والا برتاؤ کریں؟ آپ کے اس فیصلے میں کتنی خرابی ہے؟ کیا آپ کے پاس ایسی ایک کتاب ہے جس میں آپ جس چیز کو چاہیں، وہ میسر ہو؟ "ج

"حدیث اور سنت دونوں ہی قرآن کی اس وضاحت میں پورا اترتے ہیں؛ کہ ایک "کتاب" جہاں آپ جو کچھ چاہیں وہ تلاش کر سکتے ہیں۔

حدیث اور سنت کی قیاسی اور متضاد نوعیت کو متفقہ طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

ان کا پسندیدہ سوال

"اگر قرآن مکمل اور مفصل ہے (جیسا کہ خدا نے فرمایا)، ہم نماز کی تفصیلات کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں؟"

یہ مشہور سوال قرآن کے علم کے بارے میں ان کی مکمل جہالت کو ثابت کرتا ہے، اور لاشعوری طور پر یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ خدا یہ بات غلط کہتے ہیں کہ قرآن "مکمل" اور "مفصل" ہے۔ قرآن بلا شک شبہ کے یہ علم دیتا ہے کہ جو آج کا اسلام عمل میں ہے، ابراہیم اسلام کا بانی ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر، ابراہیم نے ہماری زندگی پر بطور ایک مسلمان کے کیا کردار ادا کیا؟

قرآن اس بات کا علم دیتا ہے کہ آج کے اسلام کے تمام طرز عمل (نماز، زکات، روزہ اور حج)، نسل در نسل ہمارے پاس ابراہیم سے آئیں ہیں۔

چنانچہ، آج کا اسلام اپنی آخری شکل میں، جیسا کہ آج عمل کیا جاتا ہے، دو چیزوں پر مبنی ہے: (1) قرآن: محمد کے ذریعے حصول میں آیا، اور مزہب کے عملی طریقے: ابراہیم کے ذریعے۔ (2)

اسلام کی تمام اہم تعلیمات محمد کے آنے سے پہلے موجود تھیں۔

محمد کا واحد مقصد قرآن کو فراہم کرنا تھا (صفحات 33:30 ملاحظہ کریں)۔

ابراہیم: بانہی اسلام

ابراہیم اسلام کے مفہوم کا پہلا وصول کنندہ تھا اور لفظ "مسلمان" کو استعمال کرنے والا سب سے پہلا انسان تھا (دیکھئے 2:131)۔

آپ خدا کی راہ میں اس طرح سے جدوجہد کریں جیسے کہ آپ کو کرنی چاہیے۔ انہوں نے آپ پر عنایت کی ہے، اور آپ کے لیے مذہب "میں کسی قسم کی مشکل نہیں رکھی؛ مذہب جو آپ کے والد ابراہیم کا ہے۔ ابراہیم وہی ہے جس نے آپ کو پہلی بار "مسلمان" کا نام دیا۔ پس، رسول آپ کے درمیان گواہی دیتا ہے، ویسے ہی آپ لوگوں کے درمیان بطور گواہ کے خدمت انجام دیتے ہیں۔ لہذا آپ نماز کا مشاہدہ کریں، زکوٰۃ خیرات دیں، اور خدا کی رسی کو تھامے رکھیں؛ وہ تمہارا رب ہے سب سے بہتر رب، اور سب سے بہتر مددگار۔ پس، اگر ابراہیم اسلام کا بانی ہے، تو کیا ہماری اسلامی زندگی میں اس نے کوئی کردار ادا کیا؟ (22:78)"

"جواب یہ ہے: "ہاں؛ ان کی شراکت مذہب کی عملی تعلیمات میں (نماز، زکات، روزہ اور حج)۔"

اسلام ابراہیم کا مذہب ہے

جبکہ محمد کا مشن، واحد مشن، قرآن کی فراہمی کرنا تھا، تمام مذہبی طریقہ کار ابراہیم کے ذریعے آئیں۔

انہوں نے کہا، آپ کو یہودی، یا عیسائی ہونا چاہیے رہنمائی کے لئے۔ کہہ دو کہ ہم ابراہیم کے دین کی اطاعت کرتے ہیں؛ وحدانیت، "جس نے کبھی شرک نہیں کی۔" (2:135) (ابراہیم نہ تھا یہودی، نہ ہی عیسائی؛ وہ ایک خدا کو ماننے والا، مسلمان؛ تھا۔ وہ کبھی مشرک نہیں تھا۔ ابراہیم کے قابل صرف وہ لوگ ہیں، جو اس کے اور اس نبی (محمد) کے نقش قدم پر چلے، اور جو ایمان لائیں۔ خدا ایمان والوں کا رب ہے۔) (3: 67-68)

محمد ابراہیم کے پیروکار تھے

پھر ہم نے ابراہیم کے دین کی پیروی کرنے کے لیے تمہیں (اے محمد) متناثر کیا، جس نے کبھی شرک نہیں کی۔ (16: 123) (منطقی طور پر، اگر محمد ابراہیم کا پیروکار تھا، اور ہم محمد کے پیروکار ہیں، تو ہم ابراہیم کے پیروکار ہیں۔ ابراہیم سے ہم نے کیا سیکھا؟؟؟)

قرآن ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم نے ابراہیم سے اسلام کے تمام مذہبی طریقوں کو سیکھا۔ اس میں نماز، زکات، روزہ اور حج شامل ہیں۔

لہذا، اسلام دو چیزوں پر مبنی ہے: (قرآن: بذریعہ محمد

مذہبی اطوار: بذریعہ ابراہیم) (2)

محمد کے مخالفین بھی نماز پڑھتے تھے

محمد سے پہلے اور اس کے دوران پورے عرب معاشرے نے ابراہیم کے دین کی پیروی کی۔ اسی طرح، ابولہب، ابوہل، اور قریش کے مشرکین روزانہ کی پانچ نمازیں ادا کرتے تھے، جیسا کہ آج ہم کرتے ہیں بالکل اسی طرح، سوائے ایک فرق کے، کہ ابراہیم کی الفاتحہ کو تبدیل کیا گیا قرآن کی الفاتحہ سے۔

خدا نے ان کو سزا نہیں دینی تھی جب تک تم (محمد) درمیان تھے۔ خدا ان کو سزا نہیں دینا چاہتے تھے جب تک وہ معفرت مانگ رہے ہوں۔ لیکن تب وہ بھرپور سزا کے حقدار ہو گئے جب، انہوں نے مقدس مسجد کی طرف سے لوگوں کو پیچھے ہٹانا شروع کیا، اگرچہ وہ اس کے سرپرست نہیں تھے؛ صرف نیک لوگ سرپرست ہیں، لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ درگاہ پہ ان کی نمازیں صرف دھوکہ دہی اور لوگوں کو متنفر کرنے کے علاوہ کچھ نہیں تھیں۔ لہذا، اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کو بھگتو۔ (35-33: 8)

محمد سے پہلے بھی مقدس مہینوں کو مانا جاتا تھا

اسلام میں چار مقدس مہینے محمد کے وقت سے پہلے منائے جاتے تھے۔ یہ بات مزید اس چیز کا ثبوت دیتی ہے کہ اسلام کے تمام مذہبی طریقوں کو نہ ہی نبی محمد نے شروع کیا، نہ ہی ان کی طرف سے سکھایا گیا، ان کا واحد مشن قرآن فرام کرنا تھا۔

خدا تعالیٰ کے مطابق مہینے کا شمار بارہ ہے، جیسا کہ خدا کے صحیفوں میں دکھایا گیا ہے، جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ ان میں سے چار مقدس ہیں۔ یہ صحیح دین ہے لہذا، اپنے روح کو ان چار مہینوں کے دوران مت خراب کرو۔ لیکن اگر مشرکین تم پر حملہ کریں، تو تم ان سے لڑ سکتے ہو اور جان لو کہ خدا نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔ مقدس مہینوں کو تہہ دینا کافروں کا عمل ہے۔ اس طرح، انہوں نے مقدس مہینوں کو تبدیل کر دیا، ان کو ایک سال مقدس اور اگلے سال اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، اس طرح کے جیسے خدا کی طرف سے قائم کردہ شمار کو برقرار رکھے ہوں۔ (37-36: 9)

آج کے مشرکین بمقابلہ قریش کے مشرکین

لاکھوں "مسلمان" آج کاشرک کی ایک ایسی قسم پر عمل پیرا ہیں جو قدیم قریش کیشرک سے ملتی جلتی ہے۔

مصر، ایران، پاکستان، بھارت، اور دیگر ممالک کے لاکھوں مسلمان "مسجد" نماز ادا کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ ان کی نمازیں بے شک خدا ہی کے لیے ہیں۔ اپنی نمازیں ادا کرنے کے بعد، وہ پیروں کی قبر پر جاتے ہیں اور صحت، دولت، اور رنجوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔

قریش کے مشرک بھی پانچ وقت کی نمازیں بالکل ویسے ہی پڑھتے تھے جیسے کہ ہم آج کرتے ہیں، لیکن وہ صحت، مال، اور رنجوں کے لیے دعا کرنے کے لیے اپنے بتوں آلات، الازا، منات وغیرہ کے بھی پیش رو ہوتے تھے۔

پس، آج لاکھوں مسلمانوں کی طرف سے صریح مشرک کی رسمیں بالکل اسی طرح ہیں جیسے کہ قریش کے مشرکوں کی تھیں؛ صرف شریک مختلف ہیں۔

یہودیوں اور عیسائی اقلیتوں کے علاوہ، عرب معاشرہ محمد کے مشن سے پہلے ابراہیم کے دین کے پیروکار تھا۔ انہوں نے اسلام کے تمام مذہبی فریض پر عمل درآمد کیا۔ ان کی نمازیں بالکل ہماری ہی طرح تھیں، لیکن انہوں نے شرک بھی کی۔ آج کے "مسلمان" عوام بھی کی مرضی کے خلاف ان کی پرستش کرتے ہیں، اولیئیا اور نیک مردوں یا اماموں کی پرستش شرکاء کے طور پر کرتے ہیں، اور قرآن کے علاوہ دیگر ذرائع کو بھی مانتے ہیں (صفحہ 7 اور 8 دیکھیے)۔

"آپ نماز کے مشاہدے کو قائم رکھیں"

یہ قرآنی علم، وحی کے پہلے چند ہفتوں ہی کے دوران نازل کیا گیا تھا۔

کیا اس بات کی کوئی منطق بنتی ہے کے خدا تعالیٰ ایسے علم کو نازل کریں گے جس کا کسی کو کچھ علم نہیں تھا؟؟؟

اور نماز اور زکات کو قائم رکھو، اور خدا کو اپنی نیکی ایک قرض کے طور پر دو۔ جو کچھ بھی تم اپنی روح کے لیے آگے بڑھاؤ گے، تمہیں --- "خدا کے پاس وہ کئی گنا زیادہ اور چوگنا ملے گا۔ اور خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگو۔ اور خدا دینے والا مہربان ہے" (20:73 لفظ نماز "صرف ایک ہی چیز کے لیے مخصوص ہے اور معنی رکھتا ہے کہ، نماز کا مشاہدہ ایک خاص طریقے سے کرنا ہے، جو سجود اور رکوع پر مبنی ہے۔ یہ پورے قرآن کے دوران، اور ہر دور میں بھی نبی یا رسول، سے متعلق ہے ایک حقیقت ہے۔

اسلام کے تمام طور طریقے (نماز، زکات، روزہ، حج) ابراہیم کے ذریعے ہم تک پہنچے

میں ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم اور اسماعیل خدا سے التجا کرتے ہیں کہ ان کو "اسلام کے مزہبی اطوار سکھائیں"۔ 2: 128

جب ابراہیم نے اسماعیل کے ساتھ مل کے کعبہ کی بنیادیں رکھیں، تو انہوں نے دعا کی، "ہمارے رب، یہ کام ہم سے قبول فرمائیں۔ آپ سننے والے، تمام علوم کے حامل ہیں۔ اے ہمارے رب، اور ہمیں مسلمان بنائیں اور ہماری آل اولادوں میں سے مسلمانوں کی ایک قوم بننے دیں؛ اور ہمیں ہمارے مذہب کے اطوار سکھائیں، اور ہمیں نجات دیں؛ آپ نجات دینے والے، رحیم ہیں" (2: 127، 128)

ابراہیم: پہلے) اور آخری (مخصوص مزہبی اطوار وصول کرنے والے۔

ابراہیم سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو کسی قسم کے مذہبی طریقے نہیں دیے گئے تھے۔ انسانی معاشرہ بہت قدیم تھا، صرف ایک خدا پر ایمان لانا ہی نجات کے لیے ضروری تھا۔ مثال کے طور پر سورہ 71، "نوح" ملاحظہ کریں۔ لہذا، مزہبی تعلیمات قرآن میں صرف ابراہیم کے بعد پائی جاتی ہیں، ان سے پہلے کبھی نہیں۔

(اے بنی اسرائیل) "تم نماز اور زکات کو قائم کرو، تم ان لوگوں کے ساتھ رکوع کرو جو رکوع کرتے ہیں" (2: 43) "ہم نے کعبہ کو تمام لوگوں کے لیے ایک مرکزی نقطہ، اور جائے امان بنا دیا، پس، تم اس مقام ابراہیم کو عبادت گاہ سمجھو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو میری درگاہ کو پاک کرنے کے لیے مقرر کیا، ان کے لیے جو اس کا مشاہدہ کریں گے، جو لوگ وہاں پیچھے رہیں گے، اور جو لوگ رکوع اور سجدہ کریں گے۔" (2: 125)

نماز کا مشاہدہ محمد کے آنے سے قبل ہوتا تھا

لیکن یہودیوں اور عیسائیوں نے نماز کو "گنوا" دیا۔

اے مریم، تم اپنے رب کی اطاعت کرو اور سجدہ اور رکوع کرو، ان کے ساتھ جو سجدے اور رکوع کرتے ہیں"۔ (3: 43) "عیسیٰ نے کہا، میں جہاں بھی جاؤں خدا کی مجھ پر برکت ہے، اور اس نے مجھے نماز پڑھنے اور زکات دینے کا حکم کیا ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا۔" (19: 31) "نسلیں جو بعد میں آئیں، وہ نماز کو گنوا بیٹھیں اور اپنی ہوس کا پیچھا کرنے لگیں۔" (19: 59) (یہودیوں، یعنی سامراؤں اور عیسائیوں) روسی آرٹھوڈوکس کلیسا (کے پاس نماز کی کچھ باقیات رہ گئیں۔ یہ قابل ذکر ہے کہ سامریہ یہودیوں نے تلمود کی معادی کے حکموں کی مذمت کی ہے، اور فیصلہ کیا کہ صرف خدا کے کلام پر عمل کرنا ہے، یعنی تورات) "بیٹہ آف گاڈ انکار نیٹ"، صفحہ 117۔)

نماز اور زکوات ہم تک بذریعہ ابراہیم پہنچیں

جو لوگ خدا پر یقین کرنے سے انکار کرتے ہیں وہ قرآن کو چیلنج کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ "اگر قرآن مکمل ہے اور مکمل طور پر تفصیلی ہے (بیساکہ 6:19، 6:38 اور 6:114 میں بیان کیا گیا ہے)، ہم نماز اور زکوات کی تفصیلات کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں؟" اس طرح کے لوگ جو کہ واضح طور پر قرآن سے دور ہیں (دیکھیں 18:57)، ہم مہرہ ذیل قرآنی حقیقت پیش کرتے ہیں: "اور ہم نے اسے (ابراہیم کو) اسحاق اور یحییٰ کو ایک تحفے کے طور پر عطا کیا اور ہم نے ان کو نیکی عطا کی۔ اور ہم نے انہیں بطور اماموں کے مقرر کیا جو ہمارے احکامات کے مطابق ہدایت دیتے تھے، اور ہم نے ان کو نیکی کی تعلیم دی اور نماز اور زکوات قائم کرنے کی ہدایت دی۔" (72-73: بد قسمتی سے، قرآن کی یہ سیدھی سی سچائی ان لوگوں کی رسائی میں نہیں ہے جو یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ قرآن (21) مکمل نہیں ہے۔

سب سے پہلے، انہیں غلوں سے اس بات کا یقین کرنا ہے کہ قرآن مکمل، کامل، اور مفصل ہے؛ انہیں اپنے رب پر یقین کرنا ہو گا۔ ایک بار جب انہیں اس کا یقین ہو جائے گا، ان کے دلوں کے گرد ڈھالیں بٹھا دی جائیں گی، ان کی کانوں کا بہاؤ دور ہو جائے گا، اور وہ قرآنی سچائی کے لائق ہو جائیں گے۔

روزہ ہمارے پاس ابراہیم کے ذریعے پہنچا

(پھر قرآن میں ترمیم کی گئی "آپ کو روزہ کی رات کے دوران اپنی بیویوں کے ساتھ جنسی تعلق رکھنے کی اجازت ہے۔ وہ تمہاری رازدار ہیں اور تم انکے رازدار ہو۔ خدا جانتا تھا کہ تم اپنی روح کو دھوکہ دیا کرتے تھے) رات کو جنسی رابطہ کرنے سے (۔ اس نے تمہیں نجات دی ہے، اور اس نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ لہذا، تم ان کے ساتھ جنسی رابطہ کر سکتے ہو، جو تمہارے لیے خدا نے اجازت دی ہے، اسکی پناہ کرتے ہوئے۔) (2: 187 کا حصہ (یہ آیت واضح طور پر ہمیں بتاتی ہے کہ روزہ رکھنا ابراہیم) اسلام (کے دین کے مطابق محمد سے پہلے ہی قائم تھا۔

جب ابراہیم کے ذریعے ابتدائی طور پر مقرر کردہ روزہ رکھا جاتا تھا، تو جنسی رابطہ پورے رمضان کے مہینے میں دن اور رات کو بھی حرام تھا۔

حج ہمارے تک ابراہیم کے ذریعے پہنچا

برائے مہربانی ذرا غور کریں کہ ایسی آئینیت ہمیں نماز کا طریقہ (رکوع اور سجدہ) (بھی دکھاتی ہے) : ہم نے ابراہیم کو مقدس عمارت کی نشاندہی کی، اور ہدایت کی کہ وہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور میری مقدس عمارت کو ان لوگوں کے لیے پاک کریں جو اسکی زیارت کرنے آئیں گے، جو اس میں اعتراف کریں گے، اور جو لوگ رکوع اور سجدہ کریں گے۔ اور تم (اے ابراہیم) اعلان کرو گے کہ لوگ حج ادا کریں۔ پھر وہ تمہارے تک دور دراز کے مقامات سے پیدل چل کر یا سواری کر کے پہنچیں گے۔ (27-26: 22) (پس، قرآن واضح طور پر یہ بتاتا ہے کہ اسلام کے تمام اطوار) نماز، زکات، روزہ اور حج (ہم تک ابراہیم کے ذریعے پہنچے۔

قرآن ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا نے ابراہیم کو سکھایا کہ نماز، زکات، روزہ اور حج کیسے کرنا ہے، پھر ابراہیم نے ان طریقوں کو اپنے بچوں کو، اور پھر اسی طرح نسل در نسل سکھایا گیا۔

وہ ابھی تک بصد ہیں

یہاں تک کہ ان لوگوں کو قرآن کے تمام ثبوت دکھانے کے باوجود بھی، وہ لوگ جو خدا پر یقین نہیں کرتے، آپ دیکھیں گے کہ وہ اپنے طریقوں پر اصرار کریں گے۔ آپ اس بات پہ حیران نہ ہونا اگر اس کے بعد بھی وہ یہ سوال پوچھیں: "نماز پڑھنے کی تفصیل قرآن میں کہاں ہے؟"

جب تک کہ وہ اپنے خالق کے بارہا کہنے گئے اس دعوے کا یقین نہیں کرتے کہ قرآن مکمل ہے، تو وہ اس قرآنی حقیقت کو کبھی نہیں دیکھ سکتے۔ یہ ذیل میں درج کی گئی ہے

قرآن پر یقین نہ کرنے کا نتیجہ

قرآن کو دیکھنے، سننے یا سمجھنے سے محرومی۔ لہذا، ہدایت پانا ناممکن ہو جاتا ہے: "اس سے زیادہ عیار کون ہے جسے اس کے رب کی آیت کی یاد دہانی کرائی جائے، مگر اس کے باوجود انہیں جھٹلاتا ہے، جبکہ اپنے اس گناہ سے لاعلم ہے؟ اس کے نتیجے میں، ہم ان کے دلوں کو ڈھانپ دیتے ہیں (قرآن سے)، اور ان کے کانوں کو بہرا۔ پس، جب تم انہیں ہدایت کی طرف مدعو کرتے ہو، وہ کبھی بھی راہنمائی نہیں پاسکتے۔" (18:57)

زندگی کے دو بد قسمت ترین حقایق

لوگوں کی اکثریت کافر ہے۔ - 1

لوگوں کی اکثریت جو ایمان رکھتی ہے وہ جہنم جا رہی ہے۔ (2)

لوگوں کی اکثریت، جو کچھ بھی تم کرو، ایمان نہیں لاتے " (12:103) " اور جو لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں وہ اکثریت مشرکین کی ہے " اگرچہ تم، اکثریت کے ساتھ ہو، تو تم بہت بڑی مصیبت میں ہو۔ (12:106)

اگر تم اہل ایمان کی اکثریت کے ساتھ بھی ہو، تب بھی تم بڑی مصیبت میں ہو۔

جو لوگ صرف خدا کی عبادت کرتے ہیں وہ ایک نادر اور انتہائی خوش قسمت گروپ ہے۔ وہ اقلیتوں کی اقلیت ہیں۔

مسئلہ یہ ہے: وہ سوچتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں

جو کوئی انتہائی مہربان کا پیغام نظر انداز کرتا ہے، ہم شیطان کو مستقل ان کا ساتھی بنا دیتے ہیں۔ شیطان پھر انہیں راستے سے بھٹکا دیتا ہے، مگر انہیں اس خیال میں رکھتا ہے کہ وہ صحیح طریقے سے ہدایت پا رہے ہیں " (37-36-43) " (تم ہر مسجد میں سختی سے نیکی کرو، اور صرف خدا کی عبادت کرو، اپنی عبادتوں کو صرف خدا ہی کے لیے مخصوص کرو۔ جیسے اس نے تمہیں ابتدا سے پیدا کیا، تم لوٹ کے جاؤ گے۔ وہ کچھ کو ہدایت دیتا ہے۔ دوسروں کو بھٹکنے میں پر عزم کر دیتا ہے، کیونکہ وہ خدا کی بجائے شیطانوں کے ساتھ اتحاد کر چکے ہیں، اور اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں " (30-29-7) " (بدترین ہارے ہوئے لوگ وہ ہیں جو گمراہ ہو جاتے ہیں، پھر اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ وہ صحیح ہدایت پر ہیں۔) (104-103-18)

اپنے شرک کرنے سے لاعلمی

اکثریت ان کی جو "ایمان رکھتے" ہیں، انجانے میں شرک کرتے ہیں؛ وہ اس بات سے لاعلم ہیں کہ وہ مشرک ہیں " (اس دن) فیصلے کا) جب ہم سب لوگوں کو جمع کریں گے، تو ہم مشرکین سے پوچھیں گے، "کہاں ہیں وہ شرکاء جنہیں تم نے خدا کے ساتھ شریک کیا؟ پھر، ان کا واحد یہ جواب ہوگا، 'خدا کی قسم ہمارے رب، ہم مشرک نہیں تھے۔ یاد رکھیں کہ کس طرح انہوں نے اپنے آپ سے بھی جھوٹ بولا، اور یاد رکھیں کہ ان کے شرکاء ان کو ترک کر دیں گے۔" (24-22-6) (آپس، ایسے لوگ ہیں جو شرک کرتے ہیں، مگر وہ اپنی شرک سے

بے خبر ہیں۔ کیا آپ انہیں میں سے ایک ہوئے نہیں؟ آپ کیسے جانتے ہیں کہ آپ ان میں سے ایک نہیں ہیں؟ یہ معلوم کرنے کا اب موقع ہے کہ آپ شرک نہیں ہیں۔

آپ کیسے یہ تعین کر سکتے ہیں کہ آپ مشرک نہیں ہیں؟

صفحہ 55 پر جواب ہے

ہدیت و سنت کی اہمیت

قرآن ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ "حدیث و سنت" ایک ایسے اہم امتحان کی حیثیت رکھتے ہیں جو ایک سچے مسلمان کو اور جھوٹے مسلمان سے الگ کرتا ہے۔

سچا مسلمان خدا کے اس فرمان پر یقین کرتا ہے کہ قرآن مکمل، کامل اور مفصل ہے (114، 38، 19: 6)۔ اس کے نتیجے میں، حقیقی مسلمان مذہبی رہنمائی کے لئے کسی دوسرے ذریعہ کو قبول نہیں کرتا۔

جبکہ جھوٹا مسلمان، مرد یا عورت، وہ حدیث اور سنت کی طرف متوجہ ہو جائے گا، اور اس طرح منافق کے طور پر بے نقاب ہو جائے گا، جو بظاہر عقیدے کو بالکل مانتا ہے، جبکہ دل کے اندر سے انکار کرتا ہے (دیکھیں 16: 22)۔

ہم ہر نبی کے خلاف کھڑے کر دیتے ہیں دشمنوں کے طور پر، انسانوں اور جنات کو، دھوکہ دینے کے لئے متاثر کن بیانات کو اکٹھا کرنے کے لئے ایک دوسرے کو استنفا دیتے ہیں۔ اگر تمہارا رب چاہے تو وہ ایمانہ کرتے (لیکن یہ خدا کی مرضی ہے) تاکہ ان لوگوں کے دماغ جو آخرت میں ایمان نہیں رکھتے، اور یہ ان کو سنیں اور وہ ان کو انہیں قبول کر نہیں دیتے ہیں، اور ان کی حقیقی شناخت کو بے نقاب کرنے کے لئے۔ (113-112: 6) (کیا آپ قرآن سے مطمئن ہیں؟ کیا آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں؟ یا، کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ قرآن مکمل نہیں ہے؛ کہ آپ کو مذہبی رہنمائی کے اضافی ذرائع کی ضرورت ہے؟

"ایک مستند حدیث"

فیصلے کے دن، محمد ہی ہونگے جو سب سے پہلے شکایت کریں گے کہ ان کے پیروکاروں نے انکے دشمنوں (حدیث و سنت (بدعت بنانے والوں کے حق میں قرآن کو چھوڑ دیا تھا" اور رسول کہیں گے، 'میرے پروردگار، میرے لوگوں نے اس قرآن کو ویران کر دیا ہے۔ ہم اس طرح ہر نبی کے مقابل دشمنوں کو قائم کر دیتے ہیں جو بدکار ہیں۔ آپ کے رب کی مدد اور ہدایت آپ کے لیے کافی ہے (مثلاً، قرآن کافی ہے)۔ (31-30: 25) (اس بات پہ غور کریں کہ اوپر دکھائی گئی آیت (31: 25) اور 6: 112 میں حرف با حرف کتنی مماثلت ہے۔ کیا یہ محض اتفاق ہے؟

اس طرح، نبی محمد ان لوگوں کے سے بہت مایوس ہو جائیں گے جو ان کی محبت میں بری طرح گرفتار تھے، جیسے کہ عیسیٰ ان عیسائیوں سے مایوس ہو جائیں گے جو اسے خدا یا خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔

"قرآن: صرف ایک ہی جائیز" حدیث

یہ خدا کی آیات میں۔ ہم سچائی انہیں آپ کے لیے بیان کرتے ہیں۔ وہ کونسی "حدیث"، ہے جس پر خدا اور اسکے آیات کے علاوہ وہ ان "یہ ایمان رکھتے ہیں؟ افسوس ہر اس گناہگار گھرنے والے پر۔ جو خدا کی آیتوں کو سننے کے باوجود، تکبر کے ساتھ اپنی راہ پر بصد ہے، جیسے کہ اس نے کچھ سنا ہی نہیں؛ اس کے لیے ایک دردناک عذاب کا وعدہ ہے۔ جب وہ ہماری آیات سے کچھ سیکھتا ہے، تو وہ اسے ضائع کرتا ہے۔ یہ ذلت آمیز عذاب کے مستحق ہیں۔ جہنم ان کا انتظار کر رہی ہے؛ نا انکی دولت اور نا ہی وہ شرکاء ان کی مدد کو آئیں گے جو انہوں نے اپنے رب کے شریک ٹھہرائی۔ یہ ایک خوفناک عذاب کے مستحق ہیں۔ یہ ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی ان آیات پر یقین نہیں کرتے وہ ذلت اور تکلیف دہ عذاب کا شکار ہوں گے۔ (11-6: 45)

کیا آپ خدا کی آیات پر یقین رکھتے ہیں؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ قرآن مکمل، کامل، اور مفصل ہے؟ (یا آپ کو قرآن کے علاوہ بھی کچھ اور ذرائع کی ضرورت ہے؟

قرآن صرف وہ واحد "حدیث" ہے جس کی پیروی کی جائے۔ اس کے علاوہ تمام احادیث گستاخانہ اور گمراہ کرنے والی بدعتیں ہیں: "خدا نے سب سے بہترین" حدیث "کو نازل کیا ہے؛ ایک ایسی کتاب جو بلا متضاد ہے، اور دونوں راستوں کی وضاحت کرتی ہے (جنت اور جہنم)۔ وہ لوگ جو اپنے رب کا احترام کرتے ہیں، ان کی جلد کا نپنے لگتی ہے، پھر ان کے دل اور انکی جلد خدا کے پیغام وصول کرتے ہوئے نرم پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی ہدایت ایسی ہے؛ وہ جسے چاہیں ہدایت عطا فرمائیں۔ اور وہ جن کو وہ بھٹکنے دیں، ان کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا"۔ (23: 39) (ایسے بھی لوگ ہیں جو لوگ ہیں جو بیکار "حدیث" کی وکالت کرتے ہیں اور خدا کے راستے سے موڑنے کی

وجہ بنتے ہیں، لا علمی میں، اور پھر اپنے اعمال کو سنجیدگی سے لینے میں ناکام ہوتے ہیں؛ یہ ایک ذلت آمیز عذاب کے مستحق ہیں۔ اور جب اس کو ہماری آہستہ آہستہ کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے، تو وہ دور ہٹ جاتا ہے، جیسا کہ اس نے کبھی ان کو سنا ہی نہیں؛ گویا کہ اسکے کان بہرے میں؛ وعدہ ہے اسکے لینے ایک دردناک عذاب ”۔ (7-6:31)

ٹھوس ثبوت

قرآن کے واضح بیانات کا ایمان والوں کی یقین دہانی کے علاوہ، علاوہ، کہ قرآن مکمل، کامل، مفصل ہے، اور یہ مذہبی رہنمائی کا واحد ذریعہ ہونا چاہیے، یہ خدا کی رضاتھی کہ ان آیات کی ایک ناقابل تردید ٹھوس ثبوت کے ساتھ معاونت کی جائے۔

قرآن میں ایک ریاضی معجزہ دریافت کیا گیا تھا، جس میں ہر لفظ، بلکہ ہر ایک خط، ایک انتہائی پیچیدہ عددی ظابطے کے مطابق قرآن میں رکھا گیا تھا۔ یہ ظابطہ (کوڈ) [نمبر] 19 [پر مبنی ہے، جو قرآن کے افتتاحی بیان میں خطوط کی تعداد ہے، اور 74:30 میں درج کردہ تعداد اشارہ کرتی ہے اور ان لوگوں کی اس بات کا جواب دیتی ہے جو یہ دعوہ کرتے ہیں کہ قرآن کس انسان کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ یہ ریاضی معجزہ بلا شک و شبہ کے ثابت کرتا ہے کہ قرآن ایک خدائی کتاب ہے، اور یہ بالکل محفوظ ہے۔ تفصیلات کے لیے برائے مہربانی ملاحظہ کریں "کتاب، قرآن: معجزے کی بصری پیشکش۔

وہ ٹھوس ثبوت جو اس بات کی حمایت کرتا ہے کہ مذہبی ہدایت کے لیے صرف قرآن ہی واحد ذریعہ علم ہے، اس ریاضی معجزے سے منسلک ہے؛ یہ بھی نمبر 19 (پر مبنی ہے۔ یہ ثبوت صفحہ 72-64 پر پیش کیا گیا ہے۔

چونکہ یہ ثبوت بالکل ٹھوس ہے، لہذا بجائے اس کے کہ لوگ اس کی کوئی ترجمانی کریں، وہ تمام لوگ جو سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اسے قبول کریں گے۔ صرف وہ لوگ جو ہری طرح جھوٹے یقین میں جکڑے جا چکے ہیں، اس ظاہر سچ کو مسترد کریں گے، کیونکہ یہ عذاب قرآن کو مسترد کرنے کی وجہ سے ہے۔ (17:45 ملاحظہ کریں۔)

قرآن کے معجزہ کا خلاصہ مہرہ ذیل چار صفحات کو کتاب: "قرآن: معجزے کی بصری پیشکش" سے دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

قرآن: معجزے کی بصری پیشکش

بذریعہ: برشاد خلیفہ، پی ایچ ڈی

امام مسجد ٹوسان، ایریزونا

خلاصہ اور نتائج

قرآن کے معجزے کی اس کتاب میں تفصیل انتہائی سادگی سے انتہائی پیچیدہ کی حد تک جاتی ہے۔ کیونکہ قرآن تمام لوگوں کے لیے نازل کیا گیا تھا، اس کی زبان بہت سادہ سے ہوتی ہوئی، لسانی اور ادبی معیار کی بلند ترین سطح تک جاتی ہے۔ یہ پیغام ہر کسی کو میسر ہے، چاہے انکا تعلیمی معیار جس سطح کا بھی ہو۔ قرآن کے معجزے کے بھی یہی حقائق ہیں۔ اس طرح، ٹھوس حقائق جو اس غیر معمولی رحمان کو مرتب کرتے ہیں، انہیں سادہ حقائق اور پیچیدہ حقائق میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

سادہ حقائق

- (1) قرآن کا افتتاحی بیان 19 حروف پر مشتمل ہے۔
- (2) 19x قرآن میں 114 باب ہیں، یعنی 6
- (3) قرآن کی پہلی آیت (5-1: 96: 19) الفاظ تھی۔
- (4) پر مشتمل تھی۔ 4x پہلی وحی 76 حروف، یا 19
- (5) پہلا باب نازل ہوا (سورہ۔ 96: 19) آیت پر مشتمل ہے۔
- (6) قرآن کے اختتام سے، سورہ۔ 96 کی 19 ویں پوزیشن ہے۔
- (7) 19x پہلا باب جو نازل ہوا ہے یہ 304 خطوط پر مشتمل ہے؛ 16
- (8) آخری باب نازل کیا گیا (سورہ۔ 110) (میں 19 الفاظ ہیں)۔
- (9) آخری وحی کی پہلی آیت 19 حروف پر مشتمل ہے۔
- (10) 2x دوسری وحی (9-1: 68: 38) الفاظ پر مشتمل تھی؛ 19

(11) 3x تیسری وحی (10-1: 73) میں 57 الفاظ تھے۔ 19 (11)

(12) چوتھی وحی (30-1: 74) خود نمبر 19 ہی کو لے آئی۔ (12)

(13) پانچویں وحی (سورہ 1) نے 19 خطوط پہ مبنی افتتاحی بیان کو 30: 74 کے نمبر 19 بعد فوری طور پر پیش کیا۔ (13)

(14) قرآن کے افتتاحی بیان میں پہلا لفظ قرآن میں بالکل 19 بار آتا ہے۔ (14)

ہے۔ (142x 19) افتتاحی بیان میں دوسرا لفظ (خدا 2، 698، 19 بار کا متعدد (15)

ذکر کیا جاتا ہے۔ (19x 3) قرآن کے افتتاحی بیان میں (رحمان) تیسرا لفظ ہے، اور قرآن میں اس کا 57 بار (16)

ذکر کیا جاتا ہے۔ (6x 19) قرآن کے افتتاحی بیان میں لفظ چارم (رحیم) قرآن کا 114 بار (17)

x افتتاحی بیان کے ضربیہ عوامل (مدرجہ بالا تقاضا 17-14 ملاحظہ کریں) [1+ 3+ 6+ 152 بنتے ہیں، 19] 8 (18)
کا مجموعہ ہے۔ 19

واقعہ کی ہر فریکوینسی جو افتتاحی بیان کے ساتھ منسلک ہے، یعنی، 19، 2698، 57، اور 114 خدا کے ناموں میں سے ایک کی عددی (19)
قدر کے مساوی ہے۔

خدا کے معروف ناموں کے تمام مرتب شدہ فہرست (400 سے زائد) صرف چار نام ایسے ہیں جن کی عددی قدر 19 سے تقسیم (20)
ہوتی ہے۔ یہ چار نام وہی چار ہیں جو کی نقطہ نمبر 19 میں بیان کیے گئے پوائنٹ کے مساوی ہے۔

افتتاحی بیان سورہ 9 سے غائب ہے، لیکن سورہ 27، آیت 30 میں معاوضہ دیا گیا ہے۔ یہ اس اہم بیان کی تعدد کو بحال کرتا ہے جو (21)
بنتی ہے۔ (19x 6) 114

لاہتہ بیان (باب 9) اور اضافی بیان (باب 27) کے درمیان 19 باب ہیں۔ (22)

پچیدہ حقائق

باب 50 با عنوان "ق"، "شروعات" "ق"، کے ساتھ ہوتی ہے اور 57 ق (3 × 19 = 57) پر مشتمل ہے۔ (23)

ق کے حرف سے شروع صرف ایک ہی اور باب ہے جو کہ باب نمبر 42، اور اس میں "ق" 57 مرتبہ شامل ہے۔ (24)

ہنتی ہے۔ (57 × حرف "ق" قرآن کو ظاہر کرتا ہے، اور کل تعداد "ق" کی ان دونوں سورتوں میں ملا کر 114 (57) 25)

خلاصہ اور نتائج

باب 50 میں پہلی آیت (با عنوان "ق" (قرآن کو "مجید" شاندار کے طور پر بیان کرتی ہے اور "مجید" لفظ کی عددی قیمت 57 ہے، (26) بالکل اسی طرح اس باب میں "ق" کی تعداد اتنی ہی مرتبہ ہے۔

7 × باب 68 "نظان" کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور 133 ن پر مشتمل ہے؛ یا 19 (27)

8 × باب 7، 19، اور 38 خط "ص" کے ساتھ شروع ہوئے ہیں، اور تین باب میں اس خط کی موجودگی کی مجموعی تعداد 152، یا 19 (28) ہے۔

ہے۔ 15 × باب 36 خط "سی" اور "س" کے ساتھ شروع ہوئی ہے اور اس باب میں ان دونوں خطوں کی مجموعی تعداد 285، یا 19 (29)

19 × باب 40 سے 46 "ح" اور "م" کے ساتھ ابتداء کیے جاتے ہیں۔ ان سات ابواب میں ان دو خطوط کی کل تعداد 2147، 113 (30) ہے۔

باب 42 تین ابتداء "ع"، "س"، اور "ق"، کے ساتھ پہلے سے موجود ہے اور اس باب میں ان تین خطوں کی مجموعی تعداد 209، یا 19 (31) ہے۔ 19 × 11

باب 19 میں پانچ حروف، یعنی "ق"، "ح"، "سی"، "ع"، "ص" کے ساتھ شروع ہوا اور اس باب میں ان پانچ حروف کی موجودگی کی (32) ہے۔ 42 × مجموعی تعداد 798 ہے، یا 19

قرآن کریم کی ابتدائی "ح"، "ط-ح"، "ط-س"، "ط-س-م"، "ان پانچ ابواب یعنی 19، 20، 26، 27، اور 28 کے اندر (33) ہے۔ 93 × ایک منفرد طریقے سے جو ہوا تعلق قائم کرتا ہے۔ ان کے پانچ بابوں میں یہ خط 1767 یا 19

- (x19521) باب 2 حروف "ا-ل-م-م" کے ساتھ شروع کی جاتی ہے اور ان خطوط کا ٹوٹل 9899 پر مشتمل ہے (34)

- (29819x) باب 3 بھی خطوط "ا-ل-م-م" کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور ان خطوط کا ٹوٹل نمبر 5662 پر مشتمل ہے (35)

باب 29، 30، 31، اور 32 بھی خطوط "ا-ل-م-م" کے ساتھ شروع ہوئے ہیں اور ان خطوں کی موجودگی کی کل تعداد (1672) $19 \times (36)$ اور (570) $19 \times (30)$ ، بالترتیب ہے۔، (817) (19×43) ، (1254) (19×66) ، (88)

باب 10 اور 11 خطوط "ا-ل-ر" کے ساتھ شروع کیے جاتے ہیں، یعنی ہر ایک 2489 کی مجموعی تعداد پر مشتمل ہے (37) $19 \times (37)$ - (131)

باب 12، 14، اور 15 بھی تین حروف "ا-ل-م-م" کے ساتھ شروع کیے جاتے ہیں۔ ان بابوں میں ان خطوں کی موجودگی کی (38) بالترتیب ہے۔ (19x48) اور 912 (19x63) 1197 (19x125) مجموعی تعداد 2375

خلاصہ اور نتائج

پہ (19x78) باب 13 چار ابتدائی حروف "ا-ل-م-ر" کے ساتھ پہلے سے ہی مقدم ہے اور ان خطوط کی کل تعداد 1482 (39) مشتمل ہے۔

ہے۔ (280x) باب 7 چار خطوط "ا-ل-م-ص" کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اس باب میں ان چار خطوط کی تعداد 5320 یا 19 (40)

قرآنی ابتدائی حروف کی تعداد 14 ہے، اور ان حروف تمہی کو پانے میں حصہ لینے والے حروف بھی 14 ہیں، اور ابتدائی حروف (41) ہے۔ (19x3) والے بابوں کی تعداد 29 ہے۔ جب ہم ان نمبروں کو شامل کرتے ہیں تو 14+ 14+ 29 جب ہم کل 57، یا

قرآن کے ابتدائی حروف کو "قرآن کا معجزہ" بیان کیا گیا ہے (صفحہ 240) (دیکھیں)۔ (42)

واحد کی ہمدی قدر ہے۔ لہذا یہ معجزہ قرآن اور اس = ONE "قرآن کریم میں مشترکہ فرقہ وارانہ تعداد نمبر" [19 ہے، اور یہ عربی لفظ (43) کے بنیادی پیغام پر زور دیتا ہے "خدا ایک ہے۔"

نتیجہ:

:یہاں پیش کردہ ٹھوس ثبوت ثابت کرتے ہیں

قرآن کا ذریعہ الہی - (1)

قرآن کی کامل سالمیت اور حفاظت - 2 -

قرآن: واحد ذریعہ رہنمائی (6: 19)

رہنمائی کے کسی دوسرے ذریعہ کو تسلیم کرنا خدا کے سوا دوسرے معبودوں کی تشکیل کرتا ہے: بت پرستی۔

: یہ اہم بیان نمبر: 19 بتاتا ہے

کہ دو (اے محمد)، کس کی گواہی کو برتری ہے؟، کہو، 'خدا میرا گواہ ہے کہ یہ قرآن مجھے دیا گیا کہ میں تمہیں اس کی تبلیغ کروں، اور جس تک' یہ پہنچے۔ اس کے باوجود، تم گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا دیگر معبود ہیں (قرآن کے سوا دیگر ذرائع کو برقرار رکھنے کی وجہ سے)۔ کہ دو کہ میں (6x19) 'ایسی گواہی نہیں دیتا، کہو، 'صرف ایک خدا ہے، اور میں تمہاری شکر کو مسترد کرتا ہوں۔

اس اہم آیت کا نمبر: 19 ہے

ہم نے اس کتاب سے باہر کچھ نہیں چھوڑا (قرآن) (6: 38)

اس آیت کا عربی متن 19 حروف پر مشتمل ہے۔ *

(2x19) اس آیت کا نمبر 38 ہے؛ یا *

اس بیان کو عربی حروف میں دکھایا گیا ہے، ہر ایک حرف (ایک مسلسل نمبر کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے، اور یہ وضاحت ہوتی ہے کہ یہ [واقعی 19 عربی حروف ہیں۔

[اس جملے پر مشتمل لائین کو عربی میں دکھایا گیا ہے۔]

خدا نے اس کتاب کو مکمل تفصیل سے نازل کیا ہے (6: 114)

اس آیت کا عربی متن 19 حروف پر مشتمل ہے۔ *

6x اس آیت کی تعداد 114 ہے؛ یا 19 *

اس بیان کے عربی حروف کو دکھایا گیا ہے، ہر ایک حرف (ایک مسلسل نمبر کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور یہ وضاحت ہوتی ہے کہ یہ واقعی 19 عربی حروف ہیں۔) [اس جملے پر مشتمل لائین کو عربی میں دکھایا گیا ہے۔]

آپ کے رب کا لفظ) یہ قرآن (مکمل ہے، سچائی اور انصاف میں) 6:115۔)

یہ بیان عربی متن میں 19 حروف پر مشتمل ہے۔

اس بیان کے عربی حروف کو دکھایا گیا ہے، ہر ایک حرف (ایک مسلسل نمبر کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور یہ وضاحت ہوتی ہے کہ یہ واقعی 19 عربی حروف ہیں۔) [اس عبارت کو عربی حروف میں دکھایا گیا ہے۔]

محمد کو قرآن کی پیشین گوئی کرنا ممنوع تھا

محمد کو خدا کی طرف سے علم آیا کہ وہ قرآن کا کوئی مواد خدا کی اجازت کے بغیر نہیں بیان کریں گے۔ جب ان کو وحی آئیں گی، تب ان کو سچی سے صرف قرآن کی پیروی کرنے کا علم دیا گیا تھا۔

یہ آیت نمبر 114 ہے، باب 20 میں۔

$$114 = 19 \times 6$$

[یہ آیت عربی میں دکھائی گئی ہے جس کے ساتھ آیت نمبر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔]

کیا یہ محض اتفاق ہے کہ اس آیت کا نمبر قرآن میں سورتوں کی مجموعی تعداد کے برابر ہی ہے؟

خدا اور ان کے رسول چاہتے ہیں کہ ہم قرآن اور صرف قرآن، اور تمام قرآن کے سوا کچھ اور نہیں۔

محمد کو قرآن کی وضاحت کرنا ممنوع تھا

وہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن کو سمجھنا بہت مشکل ہے، اور یہ کہ "حدیث و سنت" قرآن کی وضاحت کے لیے ضروری ہے۔ سب سے پہلے، قرآن اور "حدیث" پر ایک نظر ڈالتے ہی، مطالعہ کرنے والے کو کو یقین ہو جاتا ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ "حدیث" کے تانے بانے بننے والے مختلف قبائیل اور بلکہ مختلف ممالک کے مختلف تلفظوں اور لہجوں والے تھے، اور حقیقت میں "حدیث" کی زبان بے حد مشکل ہے۔

قرآن کی آیتوں کی منتقلی کے لیے بولنے میں جلدی مت کرو (اے محمد)۔ یہ ہم میں جو اسے ایک قرآن کے طور پر جمع کریں گے۔" ایک بار جب ہم اسے ظاہر کر دیں گے، پھر تمہیں اس یہ عمل کرنا ہوگا۔ پھر، ہم ہی اس کی وضاحت کریں گے۔" (19-16: 75 جو آیت یہ بتاتی ہے کہ خدا ہی ہے جو قرآن کی وضاحت کرتا ہے، اس آیت کا نمبر 19 ہے۔

قرآن میں ہماری ضرورت کی تمام مثالیں شامل ہیں

چار جگہ بکھری ہوئی آیت موجود ہیں، جو کہ عام طور پر یہ بیان کرتی ہیں کہ قرآن میں تمام مثالیں، تجلیات، یا مثالیں موجود ہیں جن کا ہمیں ضرورت ہے۔ یہ آیت 17:89، 18:54، 30:58، اور 39:27 ہیں۔ جب ہم ان چاروں اہم آیت کو جمع کرتے ہیں تو مجموعی طور پر بنتا ہے۔ 12x19، 228،

$$89+54+58+27=228=19 \times 12$$

اس صفحہ پر پہلی تین آیت کی عربی دکھائی گئی]

ہے۔ ہر آیت کے نمبر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چونکہ ہم عربی کو یہاں پیش نہیں کر سکتے، چنانچہ، ہم نے "قرآن: آخری عمد نامہ" سے اس کا [انگریزی متبادل ترجمہ لیا ہے، جس کا ترجمہ راشد خلیفہ، یونیورسٹی یونیٹی، 1992 سے ہے۔

ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں، لیکن زیادہ تر لوگ کھڑے پر اصرار کرتے ہیں۔ (17:89) "ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان کی ہے، لیکن انسان سب سے زیادہ بحث کرنے والی مخلوق ہے۔" (18:54) "اس طرح، ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے تمام قسم کی مثالیں بیان کی ہیں۔ لیکن، تم کافروں کو جس طرح کے ثبوت پیش کرو، وہ کہتے ہیں، تم

جھوٹے ہو۔ (30:58) (پتاؤچے خدا ان کے دلوں پہ مہر لگا دیتا ہے جو نہیں جانتے۔) (30:59) (ایک بار پھر، عربی کو نہیں دکھایا گیا ہے، اور ہم نے پچھلے صفحے کی طرح انگریزی کو متبادل کیا ہے) (ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان کی ہے، کہ شاید وہ توجہ دے سکیں۔) (39:27) (ایک عربی قرآن، بلا اہمام کے، کہ وہ صالح ہو سکیں) (39:28) (خدا ایک ایسے شخص کی مثال بیان کرتا ہے جو متنازع شراکت داروں سے تعلق رکھتا ہے) (حدیث، اس شخص کے مقابلے میں، جو ایک ہی متواتر ذریعہ) (قرآن سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک سے ہیں؟ خدا کی حمد ہو، ان میں سے اکثریت لاعلم ہے۔) (39:29) (تم) (محمد بھی یقیناً مر جائیو گے، جیسے وہ مر جائیں گے۔) (39:30) (قیامت کے دن، اپنے رب کے سامنے، تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کرو گے۔) (39:31) (اس شخص سے بڑھ کر بدکون ہو سکتا ہے جو خدا کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے، اور اس سچ پر ایمان نالائے جو اس کے پاس آیا؟ کیا جہنم کافروں کے لیے صحیح سزا نہیں ہے؟) (39:32) (چاروں آیات کے نمبر 89، 54، 58 اور 27 ہیں۔

$$228 = 27 + 58 + 54 + 89$$

$$228 = 19 \times 12$$

مہر جہ بالا آیتوں میں مزید یہ دکھایا گیا ہے کہ محمد ایک انسان ہے جسے ہم سب کی طرح مرنا ہے، اور یہ کہ ہم قانون کا صرف ایک ہی ذریعہ استعمال کریں، ناکہ متعدد متضاد ذرائع جو کہ ایک دوسرے کے خلاف جاتے ہیں۔ مہر جہ بالا آیت 28 میں ایک ذریعہ قرآن کی نشاندہی کرتا ہے۔

حدیث: وہاں وہ جو کچھ بھی تلاش کرتے ہیں وہ انہیں مل جاتا ہے

بالآخر، یہ ایک ٹھوس ثبوت کا ٹکڑا ہمیں ملتا ہے جو ہمیں یہ بتاتا ہے کہ وہ جو مومنین ہیں ان کی الگ سے شناخت اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ وہ ایک ہی ذریعہ (قرآن) کی پیروی کرتے ہیں، جبکہ کافر ایک ایسی کتاب کی پیروی کرتے ہیں جس میں وہ ہر وہ چیز ڈھونڈ نکالتے ہیں جس کی وہ خواہش کرتے ہیں۔ "یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ ہم حدیث کی کتابوں میں کچھ بھی پائیں ہمیں مل جاتا ہے۔

یہ بیان، کافروں کے لیے ایک سوال کے طور پر ہے، کہا "کیا آپ ایک ایسی کتاب کی پیروی کرتے ہیں عمل کرتے ہیں جہاں آپ کو وہ "ہر چیز مل جائے جو آپ مانگتے ہیں؟"

اس اہم بیان کا نمبر 38 ہے

کیا ہم مسلمانوں کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کریں؟ آپ کے فیصلے میں کیسی خرابی ہے؟ آپ کیا ایسی کتاب کی پیروی کرتے ہیں جہاں ہر چیز آپ کی خواہش کے مطابق مل جائے؟" (38-35: 68)

خدا قرآن کو کہتے ہیں: مکمل (6: 115)

خدا قرآن کو کہتے ہیں: مفصل (6: 114)

خدا قرآن کو کہتے ہیں: کامل (6: 38)

نبی صرف قرآن کی فراہمی کرتا ہے (47-40: 69)

حدیث اور سنت گستاخانہ بدعت ہیں) (31: 25 اور 112: 6)۔

آپ صرف قرآن کی پیروی کریں) (19: 6؛ 3: 7؛ وغیرہ...)

حتاکہ خدا نے ٹھوس ثبوت بھی فراہم کیا) صفحات 64-72 دیکھیں)

!!! اس کے باوجود وہ یہ سب کچھ دیکھنے میں ناکام کیوں ہو جاتے ہیں؟؟؟

وہ خدا پہ یقین کرنے میں کیوں ناکام ہو جاتے ہیں؟

کیونکہ اندر سے ان کے دل انکے دل اس بات پر یقین نہیں رکھتے جو یہ اپنی منہ سے کہتے ہیں۔ وہ سماجی اور تعلیمی حالات کی وجہ سے اعتراف قبول کرتے ہیں، لیکن ان کے دل اس سے انکار کرتے ہیں: "تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ تاہم، جو لوگ آخرت میں یقین نہیں کرتے ہیں، ان کے دلوں میں انکار ہوتا ہے، اور وہ بہت عجیب کرتے ہیں۔" (16: 22) (اس انکار کا نتیجہ کسی کا گھرے یقین سے انکار کرنا (قرآن سے کل تنہائی ہے): "جب آپ قرآن کو پڑھتے ہیں، تو ہم آپ اور جو لوگ آخرت میں یقین نہیں کرتے ہیں ان کے درمیان ایک پوشیدہ رکاوٹ کھڑی کر دیتے ہیں۔ اور ہم ان کے دلوں پر ڈھال ڈال دیتے ہیں تاکہ ان کو سمجھنے سے روک دیں، اور ان کے کانوں کو بہرا کر دیتے ہیں؛ اور جب آپ خداوند واحد کی اور صرف قرآن کی تبلیغ کرتے ہیں تو وہ متنفر ہو کر دوڑ جاتے ہیں۔" (46-45: 17) (لہذا، وہ صرف قرآن کو قبول نہیں کر سکتے ہیں؛ وہ دیگر ذرائع جیسے "حدیث اور سنت" کو تلاش کرتے ہیں۔

فتح کی گارنٹی

قرآن پڑھاتا ہے، بلاشک، فتح کی گارنٹی ہے مسلمانوں کے لیے: "ہم نے لکھ دیا ہے کہ مومن فتحیاب ہوں گے" (30:47) "ہم اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائیں، ان دونوں اس دنیا میں اور قیامت کے دن، مثبت طور پر فتح عطا فرمائیں گے۔" (40:51) "خدا ان لوگوں کی حمایت فتح تکمیل کرتے گا جنہوں نے اس کی حمایت کی ہے۔ خدا قدر مطلق، طاقتور ہے۔" (22:40) "خدا یقیناً ان لوگوں کا دفاع کرے گا جو ایمان لائیں۔ خدا کسی فریبی اور کافر کو پسند نہیں کرتا۔" (22:38) "اے ایمان والو، اگر تم خدا کی حمایت کرو گے تو وہ تمہیں فاتح بنائے گا اور تمہاری ثابت قدمی کو پختہ کرے گا۔" (7:47)

مسلمانوں کو شکست کیوں ہوتی ہے؟

پچھلے صفحے پر دکھائی گئی، یقینی فتح کی ضمانت "دینے کی روشنی میں، اور کیونکہ خدا کبھی بھی غلط نہیں ہے، آج کے مسلمان "ممکنہ طور پر مسلمان نہیں ہو سکتے۔"

تاریخی حقائق

جب تک مسلمان امت نے قرآن کو برقرار رکھا، اور قرآن کے سوا کچھ نہیں، مسلمانوں نے دنیا میں سائنسی طور پر، تکنیکی، ثقافتی، سماجی، عسکری، اور اقتصادی طور پر دنیا کی قیادت کی۔ انہیں کسی جنگ میں شکست نہیں ہوئی۔ اسلام کی سرحدیں مغربی افریقہ سے چین تک، جنوبی فرانس اور مشرقی جرمنی میں بڑھے۔

تیسری صدی ہجری کے آغاز میں حدیث اور سنت کی ظہور کے ساتھ، مسلمان امت کا ایک تبہ ریح زوال شروع ہو گیا۔ جب سے قرآن مجید کے علاوہ رہنمائی کے ذرائع کے طور پر ان بدعتوں کا ظہور ہوا، "مسلمانوں" نے ایک جنگ بھی نہیں جیتی۔

کیوں صرف 3 کروڑ اسرائیلی مسل 150 کروڑ عربوں کو شکست دے رہے ہیں؟؟؟

کیا اس بات کی کوئی نطق بنتی ہے کہ یروشلم میں 3 کروڑ اسرائیلیوں کو 100 کروڑ "مسلمانوں کو انہی مسجد سے باہر نکلنے پر مجبور کرنا چاہیے؟

کیوں بھارت ہمیشہ پاکستان کو شکست دیتا ہے؟ روس کیوں افغانستان پر حملہ کرتے ہیں؟ وغیرہ۔۔۔ وغیرہ۔۔۔

مسلمانوں کو شکت کیوں ہوتی ہے؟

کیونکہ وہ خدا کے بار بار اس بیان پر یقین کرنے سے انکار کرتے ہیں کہ قرآن ایک مکمل، کامل اور مفصل کتاب ہے، اور صرف یہی مزہبی رہنمائی کا واحد ذریعہ ہوگا۔

کیونکہ انہوں نے قرآن کے علاوہ دیگر ذرائع، حدیث اور سنت کو قبول کیا ہے۔

جو بھی میرا پیغام (قرآن) نظر انداز کرے گا کافر نہیں ہے وہ ایک دردناک زندگی گزارے گا، پھر ہم قیامت کے دن اسے نابینا کھڑا کریں گے۔ وہ کہے گا، اے میرے پروردگار آپ نے مجھے نابینا کیوں زندہ کیا، جب کہ مجھے پہلے (دکھائی دینا تھا) خدا فرمائے گا، یہی وجہ ہے کہ جب ہماری آیتیں تمہارے پاس آئیں، لیکن تم ان کو بھول گئے تھے اور اس کے نتیجے میں آج ہم تمہیں بھول جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم اسی طرح ان کو سزا دیتے ہیں جو حد سے تجاوز کرتے ہیں اور اپنے رب کے آیات پر یقین کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اور یقیناً، آخرت کی سزائیں بہت بدتر ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے) (20: 124-127)

! حدیث قرآن سے انحراف کا سبب بنی

کیا آپ اپنا وضو اس طرح کرتے ہیں؟ (1)

اگرچہ خدا کے احکامات قرآن میں وضوء کے بارے میں واضح اور سادہ ہیں، "مسلمان" عوام خدا کے علاوہ دوسرے خدا کی پیروی کرتے ہیں؛ وہ خدا کی طرف سے مقرر کیے ہوئے طریقے پر وضو نہیں کرتے۔ حتمی نتیجہ: ذلت اور شکت۔

اے ایمان والو، جب تم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہو تو آپ اپنے چہرے کو دھوئیں، اپنے ہاتھوں سے لے کے کہیں تک، اپنے سروں کو صاف کریں اور اپنے پاؤں دھوئیں۔ (5:6) (آج کی "مسلمان" اکثریت خدا کے احکامات سے مطمئن ہونے سے انکار کرتی ہے۔ وہ انسانوں کے احکامات کو قائم کرتے ہیں، جیسے کہ "امام" اور "علماء" ہیں۔ اس کے نتیجے میں، ایک انتہائی طویل قسم کا وضو کرتے ہیں جس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ یہ کس "فرقے" کے پیروکار ہیں۔ تمام فرقوں نے مختلف "اماموں" کی رائے لے کر اس نتیجے پر پہنچے کہ نبی اس طرح سے اپنا وضو کیا کرتے تھے۔ اس کے نتیجے میں وہ شیطان کے جال میں جکڑے گئے، اپنے خالق کے احکامات کی خلاف ورزی کی، اور اپنے اوپر شکت اور مصیبتیں لے آئیں۔

! حدیث قرآن سے انحراف کا سبب بنی

کیا آپ اپنی نمازیں اس طرح ادا کرتے ہیں؟ (2)

جب آپ اپنی نماز پڑھتے ہیں تو آپ کی آواز بہت بلند نہیں ہونی چاہیے، اور نہ ہی بہت آہستہ؛ آپ ایک معتدل آواز کو برقرار رکھیں۔ " خدا کے ان سیدھی ہدایات کے باوجود "مسلمانوں" کی اکثریت حدیث کی طرف مڑ گئی؛ وہ دوپہر کی نماز، سہ پہر کی نماز، غروب آفتاب (17: 110) نماز کی تیسری رکات اور رات کی نماز کے دوسرے نصف کے دوران مکمل خاموشی کو برقرار رکھتے ہیں۔ یہ ہدایات انہیں کہاں سے حاصل ہوئیں؟ خدا کے سوا کسی دوسرے معبود سے قرآن کے سوا دیگر ذرائع سے۔

پس، وہ بڑے پیمانے پر شیطان کے جال میں گر پڑے، اور اپنے خالق کی نافرمانی کی، جس کا لفظ قرآن (مکمل، کامل اور مکمل طور پر تفصیلی ہے) (114، 38، 19: 6)

! حدیث قرآن سے انحراف کا سبب بنی

کیا آپ نماز میں خدا کے سوا دوسرے ناموں کا ذکر کرتے ہیں؟ (3)

یہ خدا کا علم ہے کہ ہم خدا کے نام کے ساتھ اپنی نمازوں میں کسی اور کے نام کا ذکر نہیں کریں گے (18: 72)۔

لیکن آج مسلمان اپنے رب کے آگے جب عبادتیں کرتے ہیں تو ان بدعتوں کو مانتے ہیں جو انہیں محمد اور ابراہیم کی تعریف و تسبیح کرنے کا حکم دیتی ہیں۔

مساہد کا تعلق خدا سے ہے؛ لہذا، خدا کے نام کے سوا کسی دوسرے کے نام کا ذکر نہ کرو۔" (18: 72)

اس سے زیادہ کیا واضح ہے؟

مسلمان "شیطان کے دھوکے میں آکر" تشہد "جیسی بدعتیں کو پڑھتے ہیں وہ محمد اور ابراہیم پر تعریف و تسبیح کرتے ہیں۔"

یہ بات زیر غور ہونی چاہیے کہ حقیقی حدیث اور سنت بھی اس بات کی تسلیم کرتی ہے کہ "تشہد" ایک بدعت ہے اور نماز کا حصہ نہیں ہے۔

کیا یہ صحیحاً شرک نہیں ہے؟؟؟

حدیث اور سنت بتقابلہ قانون خدا

زنا کے خلاف قانون کو بالکل "واضح طور"، پر بیان کرتے ہوئے قرآن حکم دیتا ہے کہ زانی کو سزا کے لئے سوکوڑے مارے جائیں۔

کیا مسلمانوں نے اپنے خالق کی پیروی کی ہے؟ نہیں۔

مسلمان "علماء" اس بات کا اعلان کر چکے ہیں کہ قرآن واضح نہیں ہے !!! وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ زنا کرنے والوں کی قرآن میں ازدواجی !!! حیثیت کے بارے میں وضاحت نہیں کی جاسکتی، اور انہیں قرآن کو واضح کرنے کے لئے حدیث کی ضرورت ہے

یہ سوت ہم نیچے بھیجتے ہیں، حکم کرتے ہیں بطور قانون کے، اور اسکی آئینیاں، بالکل واضح "ہیں، تاکہ تم فلاح پاسکو۔ زانی (عورت) اور" زانی (مرد)، آپ ان میں سے ہر ایک سوکوڑوں سے پھپکیاں لگائیں، اور ان پر رحم کھا کر خدا کے قانون کی پیروی کرنے سے مت رکو۔ مومنوں کے ایک گروہ کو ان کی سزا کی گواہی کرنے دیں۔" (24:12) (روایت کے غلبے میں آنے کے نتیجے میں، اور شیطان کے اثر !!! اور سوخ کی وجہ سے، "مسلمان" علماء نے شادی شدہ زانی جوڑے کی سزا کو، "سنگمار کی موت" مقرر کیا ہے

خدا کی اور رسول کی اطاعت کریں

شیطان لاکھوں مسلمانوں کو دھوکے سے اس بات پر یقین دلانے میں کامیاب ہو چکا ہے، کہ خدا کے اطاعت کرنے کے معنی میں قرآن کی اطاعت، جبکہ رسول کا اطاعت کرنا حدیث کی اطاعت کرنا ہے۔

شیطان کی اس چال کی مقبولیت میں اس بات سے مدد ملی کہ مسلمان عوام کی بھاری اکثریت کی قرآن کے بارے میں جمالت عام تھی، اور خدا کے ان احکامات پر غیر دھیانی تھی کی قرآن ہی مزہبی رہنمائی اور قانون کا علم کا واحد ذریعہ ہو۔

صرف ایک چھوٹی سی سوچ ہمیں اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ قرآن محمد کے منہ کے ذریعہ ہمارے پاس آیا، اور ہمارے تک خدا کی طرف سے براہ راست نہیں پہنچا۔ لہذا یہ حکم کہ ہمیں رسول کی اطاعت کرنا ہوگی۔۔۔ کیونکہ وہ خدا کے الفاظ کو بیان کرتا ہے۔

تمام پچھلے صحیفوں میں بھی یہی قرآنی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ "جو بھی رسول کا اطاعت کرتا ہے وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔" چونکہ ظاہر بات ہے کہ رسول تو خدا نہیں ہے، لہذا اس کے احکامات ظاہری بات ہے کہ یہ خدا کے الفاظ ہیں جو رسول بول رہا ہے۔

لہذا علم رکھنے والے اور خوش قسمت مومنوں کو اس بات کا احساس ہے کہ حدیث اور سنت شیطان کی بدعتیں ہیں، جن کا مقصد لوگوں کو خدا کے راستے سے بھٹکانا ہے۔

محمد کی احادیث محمد کی نہیں ہیں

اس کے بجائے، یہ ان مرد اور عورتوں کے احادیث (روایات) ہیں جنہوں نے نبی کو کبھی نہیں دیکھا۔ اصل میں، ان کے دادا کے دادا نے بھی کبھی نبی کو نہیں دیکھا۔

یہ بات معروف ہے کہ سب سے پہلی حدیث کی کتاب بخاری کی ہے، جو محمد کی وفات کے 200 سال بعد پیدا ہوا تھا۔ جب بخاری نے احادیث کی کتاب لکھی، تو وہ ایسے لوگوں سے ملاقات کرتا تھا جنہیں وہ ذرائع کے طور پر جانتا تھا۔ اس بات کی تصدیق کرنے کے بعد کہ اس کا ذریعہ "سچا" ہے اور ایک نیک مرد یا عورت کے طور پر جانا جاتا ہے، بخاری پوچھتا تھا، "کیا تم کوئی" حدیث "جانتے ہو؟" وہ شخص جواب دیتا تھا، "جی ہاں،" پھر "حدیث" مندرجہ ذیل کو بیان کرتا تھا: "میں نے اپنے باپ کو سنا، خدا اسکی روح کو بخش دے، نے کہا کہ اس نے اپنے بڑے بھائی کو سنا، خدا ان کی روح کو بخش دے، کہ وہ اپنی دادی کے ساتھ بیٹھا تھا، خدا اس کی روح کو بخش دے، اور اس نے کہا کہ وہ ایک دن اپنے بڑے چچا کے ساتھ رات کا کھانا کھا رہے تھے تو، خدا انکی روح کو بخش دے، جب انہوں نے کہا کہ ان کے نانا امام احمد ابن محمد الماویٰ کو جانتے تھے، جنہوں نے یہ کہا کہ وہ کہ اس کے دادا نے سنا اپنے بڑے چچا سے کہ وہ نبی کے عظیم ساتھی عمر ابن خالد 'الیمنے کو ملے تھے، اور انہوں نے بتایا کہ نبی صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، '-----

لہذا، حدیث بخاری کے ذرائع سے ایک حکایتیت ہے، جو اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ انہوں نے نبی کی آٹھ نسلوں کے بعد ان کے بارے میں کچھ سنا۔

دوسری طرف، ہم ناقابل تردید ٹھوس ثبوت رکھتے ہیں کہ قرآن خدا کا بے عیب لفظ ہے، اور یہ کہ اس کو بیان کیا نبی محمد نے۔ لہذا ہم رسول کی اطاعت بھی کرتے ہیں، جب ہم قرآن کی اطاعت کرتے ہیں، قرآن کے سوا کچھ اور نہیں۔

حدیث کی پیروی کرنا رسول کی پیروی جیسی نہیں ہے

اس کے بجائے، یہ ان مرد اور عورتوں کی اطاعت ہے جو "حدیث" بیان کرتے ہیں۔

نبی کی "نام نہاد حدیث" کی اطاعت کرنا، درحقیقت ان سادہ لوح لوگوں کے گروپ کی اطاعت کرنا ہے میں جو سوچتے ہیں کہ نبی نے ان کے پیدا ہونے سے 200 سال قبل پہلے کچھ کہا تھا۔

اس طرح، اگر کسی ایک حدیث کی روایت مثال کے طور پر عباس بن یاسر سے ہے، پھر عباس بن یاسر کی طرف سے کہی گئی حدیث کی اطاعت کی اطاعت اصل میں عباس بن یاسر کی اطاعت ہے، اور نبی کی اطاعت کرنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اصل میں نبی کی صحیح اطاعت صرف قرآن کی اطاعت کرنا ہے، جو واقعی محمد کی طرف سے بولی گئی ہے، اور اس کی حمایت ٹھوس ثبوت کے ذریعے کی گئی ہے۔

یہ حقائق قرآن میں بار بار ان بیانات کی وضاحت کرتی ہیں کہ "صرف وحی فلاح پائیں گے جو شعور رکھتے ہیں۔"

قرآن محمد کے بولے ہوئے الفاظ کے ذریعے ہم تک پہنچا، بغیر کسی ثالث کے یا راوی کے۔ قرآن براہ راست محمد کے منہ سے ان کے کان تک پہنچا جو بہت سخی سے اسی وقت اس کو لکھ لیتے تھے جیسے ہی وہ محمد کے منہ سے بولا جاتا تھا۔

لہذا، قرآن ہی واحد محمد کی طرف سے صحیح حدیث ہے۔ اس کے علاوہ، خدا نے اپنے الفاظ کے دائمی تحفظ کی ضمانت دی ہے، جو کہ محمد کے منہ سے بیان ہوئے (15:9)۔

عذاب عظیم

(قیامت کے دن) کافروں کو کہا جائے گا کہ تمہارے لیے خدا کی نفرت زیادہ بدتر ہے اس نفرت سے جو تمہاری اپنے آپ کے لیے ہے، کیونکہ تمہیں ایمان لانے کے لیے مدعو کیا گیا تھا، مگر تم نے انکار کر دیا۔ وہ کہیں گے، اے ہمارے رب، آپ نے ہمیں دو مرتبہ موت اور دو مرتبہ زندگی دی، اور اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں؛ "کیا بچاؤ کا کوئی راستہ ہے؟" یہی وجہ ہے کہ جب واحد خدا کے لیے تجویز کیا گیا تو تم نے یقین کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن جب بتوں کو اس کا شریک کرنے کو تجویز کیا گیا، تو تم نے یقین کیا۔ لہذا، فیصلہ اب خدا کے پاس ہے، سب سے بلہ، عظیم۔) (12-10-40) جب واحد خدا کی وکالت کی جاتی ہے، تو کیا تم یقین کرتے ہو؟ یا تمہیں دوسروں کو اس کے ساتھ شامل کرنے کی وکالت کی ضرورت ہے؟

عذاب عظیم

جب ان کے رسول ان کے پاس واضح ثبوت کے ساتھ گئے، تو وہ ان ہی علوم سے مطمئن تھے، جو ان کے پاس پہلے ہی سے تھے، اور یہی چیز ان پر عذاب کا سبب بنی جس کا وہ مزاق اڑاتے تھے۔ پھر، جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا، تو انہوں نے کہا، اب ہم واحد خدا میں یقین رکھتے ہیں اور ہم اپنی سابقہ بت پرستی کو مسترد کرتے ہیں۔ لیکن افسوس، عذاب دیکھنے کے بعد ان کا عقیدہ ان کے لیے بیکار ہے۔ اس طرح خدا کا قانون ہے جو کبھی نہیں بدلتا۔ ایسے کفار کے لیے بربادی ہے۔" (40: 83-5) (کیا آپ اس علم سے مطمئن ہیں جو آپ کو اپنے والدین، بزرگ یا علماء سے وراثت میں ملا؟) حدیث و سنت (کیا آپ خدا کی تعلیمات پر اس طرح کے علم کو برتری دینے کے لیے تیار ہیں؟ یا، کیا آپ کے لیے بہت دیر ہو چکی ہے؟

عظیم معیار

جب واحد خدا کی وکالت کی جاتی ہے، تو ان لوگوں کے دل جو آخرت میں یقین نہیں رکھتے نفرت سے سکڑ جاتے ہیں۔ لیکن جب بتوں کا ذکر اس کے ساتھ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں (39:45)۔

وضاحت:

ہم یہاں کیوں ہیں؟

تمام معاملہ جو قرآن بمقابلہ حدیث و سنت ہے یہ تب واضح ہو جاتا ہے جب ہم اپنی زندگی کا مقصد سمجھ جاتے ہیں۔

ہم اس دنیا میں ایک، اور صرف ایک ہی مقصد کے لیے موجود ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں بیان کیا گیا ہے (2-1: 67 اور 51:56) ہمیں صرف واحد خدا کی عبادت کرنے کے مقصد کے لیے پیدا کیا گیا تھا۔ شیطان خدا کے ساتھ شریک ہونا چاہتا تھا؛ خدا کے علاوہ ایک اور خدا۔ اس کے نتیجے میں، خدا نے آدم کو شیطان کے باغی خیالات کو بے نقاب کرنے کے لیے بنایا۔ اور خدا نے ہمیں شیطان کو اور تمام فرشتوں کو یہ دکھانے کے لیے پیدا کیا کہ ہم صرف اس کی ہی عبادت کریں گے، کسی کے شریک ہونے کی ضرورت کے بنا۔

لہذا، ہمارے وجود کا مقصد صرف واحد خدا کی عبادت کرنا ہے۔ لہذا صرف ایک ہی ناقابل معافی جرم شرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم خدا کے علاوہ کسی بت کو یا کسی اور کو اس کا شریک ٹھراتے ہیں، ہم آزمائش میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

ہم اپنے وجود میں آنے کا مقصد تبھی پورا کرتے ہیں جب ہم صرف واحد خدا کی عبادت کرنے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں، بغیر محمد کو شریک بنانے، یا عیسیٰ یا مریم، یا کسی ولی، یا کسی امام، یا کوئی بھی چیز، یا کسی بھی انسان کے بغیر۔

جب ہم محمد کی طرف سے دی گئی "مذہبی" ہدایات تلاش کرتے ہیں، یا خدا کے سوا کسی دوسرے ذریعہ کی، تو ہم شیطان کو اسکے دعوے میں مدد کرتے ہیں، کہ خدا کو کسی ساتھی کی ضرورت ہے۔ لہذا، جو لوگ واحد خدا کی عبادت کرتے ہیں وہ صرف واحد خدا کی ہدایات اور تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس کتاب کے دوران دکھایا گیا ہے، خدا کی تعلیمات قرآن میں مکمل، کامل، اور مکمل طور پر تفصیلی ہیں۔

بالآخر: اہم ترین سوال

آپ کے خیال میں، کیا خدا واحد اپنے آپ سے زندہ رہ سکتا ہے؟؟؟

یا، آپ کے خیال میں، خدا کو محمد کی ضرورت ہے، عبادتوں کے لیے اور اس کو یاد کرنے کے لیے؟؟؟

آپ کے خیال میں، کیا خدا واحد اپنے آپ سے زندہ رہ سکتا ہے؟

یا، آپ کے خیال میں، خدا کو محمد، عیسیٰ، مریم، یا کسی نیک بزرگ (کی شراکت داری کی ضرورت ہے؟؟؟

اگر آپ واحد خدا کی عبادت کر کے مطمئن اور خوش ہوں گے، بغیر محمد، مریم، عیسیٰ یا کوئی بارے میں جاننے ہو تو، آپ محمد، یسوع، مریم، یا کسی بھی نیک بزرگ، یا کسی اور، یا کسے بھی چیز کے نام کے شامل ہونے سے مطمئن ہوں گے؟

کیا آپ واحد خدا کا ذکر کرتے ہوئے نداشتگی محسوس کرتے ہیں؟

جب میں واحد خدا کے بارے میں بات کرتا رہوں گا، تو کیا آپ اس سے تنگ آجاتے ہیں؟ کیا آپ خدا کے ساتھ ساتھ دوسرے ناموں کو بھی سننا ضروری سمجھتے ہیں؟ کیا آپ کے تصور میں صرف واحد خدا زندہ رہ سکتا ہے؟

جب میں واحد خدا کا ذکر بار بار دہراتا ہوں، کیا آہ کو اس سے کراہت محسوس ہونے لگتی ہے؟ یا آپ واحد خدا کے ذکر سے خوش اور مطمئن ہو جاتے ہیں؟؟؟

قرآن کے عظیم معیار کے مطابق، جو 39:45 میں بیان کیا گیا ہے، آپ کے ان سوالات کے جواب آپ کو اپنے آپ کو جاننے اور اپنی منزل کو جاننے میں اہمیت رکھتے ہیں۔

1- تعارف

2- خدا کے رسول کی اطاعت کے بغیر نجات نہیں

3- خدا کے پہنچانے کی فراہمی کرتے ہوئے، رسول اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے

4- محمد کی نمائندگی صرف قرآن کی طرف سے ہوئی

5- ایک خدا - ایک ذریعہ

6- قرآن: ایک غیر معمولی کتاب

7- حدیث و سنت = 100 فیصد قیاس آرائی

8- محمد کو معبود بنانا

9- محمد کو شریک بنانا

10- نبی کا بس ایک ہی مقصد: قرآن کی توحیل

11- ان کا یہ سیدہ سوال

12- اسلام کے تمام طو طریقے (نماز، زکات، روزہ، حج) (اربابہم کے ذریعے ہم تک پہنچے)

قرآن پر یقین ناکرنے کا نتیجہ - 13

حدیث و سنت کی اہمیت - 14

ٹھوس ثبوت - 15

قرآن: واحد ذریعہ رہنمائی (19:6) - 16

فتح کی گارنٹی - 17

حدیث قرآن سے انحراف کا سبب بنی - 18

عذاب عظیم - 19

Landmarks

1- [Table of Contents](#)

2- [Cover](#)

قرآن، حدیث اور اسلام

از راشد خلیفہ، پی۔ ایچ۔ ڈی



Table of Contents

تعارف

خدا کے رسول کی اطاعت کے بغیر نجات نہیں

خدا کے پیغامات کی فراہمی کرتے ہوئے، رسول اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے

محمد کی نمائندگی صرف قرآن کی طرف سے ہوئی

ایک خدا - ایک ذریعہ

قرآن: ایک غیر معمولی کتاب

حدیث و سنت = 100 فیصد قیاس آرائی

محمد کو معبود بنانا

محمد کو شریک بنانا

میں کاپس ایک ہی مقصد: قرآن کی ترویج

ان کا پندرہ سوال

اسلام کے تمام طور طریقے (نماز، زکات، روزہ، حج) ابراہیم کے ذریعے ہم تک پہنچے

قرآن پر یقین نہ کرنے کا نتیجہ

حدیث و سنت کی اہمیت"

ٹھوس ثبوت

قرآن: واحد ذریعہ رہنمائی (6: 19)

فحش کی گارنٹی

اصیث قرآن سے انحراف کا سبب بنی

عذاب عظیم

